فہرست کتاب ماخذ العرفان من صنع السبحان

من عرف نفسه فقد عرف ربه

بفضل صانع المصنوعات وخالق المخلوقات وموجد الموجودات وملهم الملهمات

درین زمان خجسته توامان رساله معرف الرحمان مخفف الشیطان الموسوم به

مخزن عرفان من صنع بسیان

۱۳۰۴ھ

من تصنیفات مخمور بادهٔ عرفان المولوی الحاج مولینا محمد عبدالقادر غفر له

المنان از نهانخانهٔ کتمان بعرصه گاه اعلان عیان گردیده بسعی کارپردازان

در مطبع مجیدی کانپور طبع شد

ہے اندونون کی کیفیت لکھی۔ کہ اسی سے حق کی معرفت ملی۔ اور اسکو ایک مقدمہ
اور دو باب اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا اللھم اجعلہ خالصا لوجھك۔ و
موجبا للفوز لدیك۔ ونافعا بنا وبذریتنا وبجمیع قاریہ من عبادك
الصالحین۔ یوم الحساب بین یدیك۔ برحمتك یا ارحم الراحمین مقدمہ
علماے کبار فضلاے نامدار۔ اتقیار اخیار اولیار ابرار۔ کے ضمائر منائر پر مخفی
ومحتجب نرہے کہ بمضمون مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ معرفت نفس سے
معرفت رب حاصل ہوتی ہے اور بمضمون وَفِیْ أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُوْنَ بصارت
فی النفس کی تحقیق ضرور ہے۔ اسلئے الحکیم الترمذی قدس سرہ نے کہا کہ من جھل
باوصاف العبودیة فھو باوصاف الربوبیة اجھل۔ کذا فی نفحات الانس
اور بمضمون نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ؎

	داند آنکس کوز خود وارد خبر		او بما از ما بسے نزدیک تر

خدا کو بہت ہی قریب سمجھنا چاہیئے۔ اور بمضمون خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ نفس کی
دو حالتین ہین۔ ایک حیات دوسری ممات۔ اسلیئے مین نے حیات کو باب اول مین
اور موت کو باب دوم مین لکھا۔ اور ارواح کے حال کو خاتمہ مین بیان کیا۔

باب اول در حیات دران چند فصل ست

فصل اول در تعریف و کیفیت خلقت حیات

حیات۔ قالب مین روح کے حلول ہونیکا نام ہے۔ اور روح کی ماہیت دریافت کرنیکا
علم خداوند تعالٰے نے بقولہ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّیْ وَمَا أُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلحمد لِلّٰہِ الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ یا ایہا الانسان۔ والصلوۃ والسلام علی من جاء الیکم بالقرآن۔ لیہدیکم صراطاً مستقیماً الذی تنجوا بہٖ من النیران۔ وعلی آلہٖ الطیبین واصحابہٖ الطاہرین وائمۃ المجتہدین المقبولین الذین جہدوا وبذلوا ہمہم باشاعۃ الاسلام واذاعۃ الایمان۔

امّا بعد۔ فقیر حقیر سراپا تقصیر محمد عبد القادر غفرلہ الخبیر۔ خدمت مین ہر برنا و پیر و کل صغیر و کبیر۔ و جمیع امیر و فقیر۔ کی یون عرض کرتا ہے کہ ہر چند بہتون نے بہتیری کتابین ہر ہر فنون مین لکھین۔ اور بہتون نے اپنی اوقاتین قصہ کہانی مین لکہین لیکن کسی نے حیات و موت کی کیفیتین اور انکے انجام کی صورتین۔ ایسی نہین لکھین جنسے مومنون کو عبرت اور مسلمانون کو خبرت۔ اور کفارون کو حسرت۔ اور فاسقون کو ندامت ہو۔ اسلئے مینے اس رسالے مین جسکا نام مآخذ العرفان من صنع السبحان

ہے اندرونون کی کیفیت لکھی۔ کہ اسی سے حق کی معرفت ملی۔ اور اسکو ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا اللھم اجعلہ خالصا لوجھک۔ و موجبا للفوز لدیک۔ ونافعا بنا وبذریتنا ولجمیع قاریہ من عبادک الصالحین۔ یوم الحساب بین یدیک۔ برحمتک یا ارحم الراحمین

مقدمہ

علماے کبار فضلاے نامدار۔ اتقیا ر اخیار اولیا ر ابرار۔ کے ضمائر منائر پر مخفی و محتجب نرہے کہ بمضمون مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ معرفت نفس سے معرفت رب حاصل ہوتی ہے اور بمضمون وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ بصارت فی النفس کی تحقیق ضرور ہے۔ اسلئے الحکیم الترمذی قدس سرہ نے کہا کہ مَنْ جَھِلَ باوصاف العبودیۃ فھو باوصاف الربوبیۃ اجھل۔ کذا فی نفحات الانس ۱۲ اور بمضمون نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ؎

او بما از ما بسے نزدیک تر		واندر آنکس کو ز خود وارد خبر	

خدا کو بہت ہی قریب سمجھنا چاہیئے۔ اور بمضمون خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ نفس کی دو حالتین ہین۔ ایک حیات دوسری ممات۔ اسلیئے مین نے حیات کو باب اول مین اور موت کو باب دوم مین لکھا۔ اور ارواح کے حال کو خاتمہ مین بیان کیا۔

باب اول در حیات دران چند فصلست

فصل اول در تعریف و کیفیت خلقت حیات

حیات۔ قالب مین روح کے حلول ہونیکا نام ہے۔ اور روح کی ماہیت دریافت کرنیکا علم خداوند تعالیٰ نے بقولہ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق الموت والحیوة لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ یا ایها
الانسان۔ والصلوة والسلام علی من جاء الیکم بالقرآن۔ لیهدیکم
صراطاً مستقیماً الذی تنجوا به من النیران۔ وعلی آله الطیبین واصحابه
الطاهرین وائمة المجتهدین المقبولین الذین جهدوا وابذلهم باشاعة
الاسلام واذاعة الایمان۔

اما بعد یہ فقیر حقیر سراپا تقصیر محمد عبد القادر غفر له الخبیر۔ خدمت مین ہر برنا و پیر
و کل صغیر و کبیر۔ و جمیع امیر و فقیر کی یون عرض کرتا ہے کہ ہر چند بہتون نے بہتیری
کتابین ہر ہر فنون مین لکھین۔ اور بہتون نے اپنی اوقاتین قصہ کہانی مین بسر کین
لیکن کسی نے حیات و موت کی کیفیتین اور انکے انجام کی صورتین۔ ایسی نہین لکھین
جنسے مؤمنون کو عبرت اور مسلمانون کو خبرت۔ اور کفارون کو حسرت۔ اور فاسقون کو
ندامت ہو۔ اسلئے مینے اس رسالے مین جسکا نام مآخذ العرفان من صنع السبحان

کیفیت کو قرآن مین یون فرماتا ہے کہ ہم نے آدمی کو سنی ہوئی یعنی بجبتی ہوئی مٹی
سے پیدا کیا پہر ہم نے اوسکو ایک قطرہ منی کا بناکر استوار جگہہ مین رکہا۔ پہر ہم نے
منی کو لہو جما ہوا پیدا کیا۔ پہر ہمنے لہو جمے ہوئے کو بوٹی پیدا کیا۔ پہر ہم نے بوٹی کو
ہڈیان پیدا کین۔ پہر ہمنے ہڈیونکو گوشت پہنا دیا۔ پہر ہم نے اوسکو دوسری
پیدایش پیدا کی [1] وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ
نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۝ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ طف
چونکہ ایسی بیچونی صنعت کسی سے ہو نیکی نہین۔ اسلئے اسکے بعد خدا جل شانہ نے
خود بقولہٖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ اپنی علویت شان کو بیان فرمایا
کہ امر واقعی ظاہر کرنا تھا ظاہر کیا۔ کیونکہ اِن صنائع و بدائع کی ماہیت کے ادراک
مین سوائے صانع حقیقی کے۔ کسی فرد بشر کی مداخلت نہین۔ حتیٰ کہ زن حاملہ بھی
اپنی اندرونی اِن کیفیتون سے کسی کیفیت کو دریافت نہین کرسکتی ہے۔ نہ صاحب
نطفہ سوائے ظہور سرور اور تخیرش و ریزش مرد کے اور کچھہ کیفیت منی کی
سمجھہ سکتا ہے۔ [2] يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ۔ صلب سے کس کیفیت سے متکیف ہوکر
شروع کرتی ہے۔ اور کس کیفیت پر قرار پاتی ہے معلوم کرسکتا ہے۔ نہ خود نطفہ جو
متخاوق بخلقت انسانی بنکر نکلتا ہے۔ کچھہ کیفیت اپنی خلقت کی بیان کرسکتا ہے۔
چنانچہ اس عجز کی کیفیت کو سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎

۵

دہد نطفہ را صورتی چون پری	کہ کردہ است بر آب صورتگری
ز ابر افگند قطرہ سوے یم	ز صلب آورد نطفہ در شکم

[1] اسکا تصہ نہیں ہے
پ ۱۸ سورہ قد افلح
ع بین سرشت کرنے والا ہے [illegible]
[2] سورہ الطارق پ ۳۰ [illegible]
[3] نکلتا ہے بیچ سے پیٹھ [illegible]
[4] اور چھاتیوں کی [illegible]

الّا قلیلاً کسی انسان کو نہین دیا - ہان قالب اور نطفہ کا کچھہ حال ظاہری قرآن
الٰہی سے مستنبط ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اولاً خداوند تعالےٰ نے حضرت آدم عم کے
قالب کو بقولہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ - وبقولہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ - وبقولہ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ -
وبقولہ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ - وبقولہ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ - وبقولہ
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ - وبقولہ فَاِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ صلصال
یا طین یا تراب سے پیدا کیا - اور بقولہ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ برابر کیا - پھر بقولہ وَ
نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ اسمین روح کو پھونکدیا - ف یہہ آیتین حضرت آدم
عم کی خلقت قالب کے ساتھہ مختص ہین بعد اسکے بمضمون وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ
لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا - حضرت حوا عم کو انکے پہلو سے پیدا کر
ازدواج کا سلسلہ بقولہ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا - جاری کرواکے کل مخلوقات کی خلقت
کو بقولہ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا -
اور بقولہ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ - نطفہ ناپاک ممشوج پر دار مدار
رکھا - تاکہ کل فرزند آدم - اپنی اصالت وجنم کیطرف دم بدم - دیکھکر شرمندہ
ہوکر ہر ہر دم - خاکساری عدم کا دم بھرین - سہ

ز خاک آفریدت خداوند پاک	پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک
اے برادر خاک شو قبل از آنکہ شوی	کہ قبل ازین خاک بودی خاک او دی خاک بری

حدیث استعدوا للموت قبل الموت اخرجہ الطبرانی - اور تکبر و نخوت تو سبب کو پہونچنی
الی النار ہے ترک کرکے جہنم کی نار سے بچ سکے - اور خداوند تعالےٰ اس خلقت کی

۱۵ پیدا کیا آدمی کو بجی والی مٹی سے مانند ٹھیکری کے ۱۲ الرحمان
۱۶ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو بجی والی مٹی سے جو سڑی ہوئی تھی کیچڑ سے ۱۲ حجر
۱۷ اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے ۱۲ سجدہ
۱۸ تحقیق میں پیدا کرنے والا ہون آدمی کو مٹی سے ۱۲ ص
۱۹ اللہ نے پیدا کیا تمکو مٹی سے
۲۰ وہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو مٹی سے ۱۲ انعام

اورکیسی کیسی محبت سے گودون اور سینون مین لئے ہوئے دودہ پلاتی رہتی ہے
اورکس کس لاڈہ پیار سے پرورش وپرداخت کرتی ہے پھر جب دودہ بند کرکے
دانت دیئے۔ آن ونان سے جان کا آمان کیا۔ یعنی بعد مدت شیرخوارگی کے
(جو بقولہ تعالےٰ¹ وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا۔ ڈہائی برس یا بقولہ تعالےٰ²
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس ثابت ہے) خود لڑکے نے دہان کھولا۔ اور جان کی
غذا اپنی زبان سے خدا کے دیئے سے کرنے لگا۔ چنانچہ اسمین کسی کرنے یہہ کبت لکہا کبت

جب دانت نتہے تب دودہ دیو جب دانت دیئے کہا آن نہ دے ہے ؛
جو جل مین تہل مین پنچھی پس کی سدہ لیت سو تیرے بہی لے ہے ؛
کاہے کو سوچ کرے من مور کہہ سوچ کرے کچہہ یا تہہ نہ آئے ہے ؛
جان کو دیت اجان کو دیت جہان کو دیت سو توکو بہی دے ہے ؛

الغرض عقل وشعور ہونے تک خدا نے بڑے لاڈہ پیار سے بڑے بڑے حافظون
کی حفاظت سے پرورش کروائی پھر جب اسمین بلوغیت آئی اور عقل (جو موقوف
علیہ ثواب وعقاب کا ہے) نہایت ہوئی۔ اور اسی سے خلقت کی کمالیت اختتام
او رنہایت کو پہونچی۔ تب ثمرہ خلقت (جو قولہ تعالےٰ³ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ اور قولہ تعالےٰ⁴ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ۔ سے عبادت
معبود مقصود ہے) درخت خلقت سے مطلوب ومحسوب ہوا خلاصہ دیکہو غور
کرو کہ خالق بیچون۔ رازق ارزاق گوناگون نے کیونکر حضرت آدم عم کے
قالب کو مٹی سے بناکر۔ اس مین روح دیکر۔ حضرت حوا عم کو پسلی سے نکالکر دونون
کو باہم نکاح دلاکر۔ حضرت آدم عم کے صلب سے منی کو جو کل جسم کا خلاصہ ہے بتوسط

¹ حمل اسکا اور دودہ چہڑانا اسکا تیس مہینے ہے ۱۲ سورۂ احقاف
² پورے دو برس ۱۲ سورۂ بقرہ
³ اور نہین پیدا کیا مین نے جن کو اور آدمی کو مگر تاکہ عبادت کریں میری ۱۲ سورۂ ذاریات
⁴ اور نہین حکم کئے گئے مگر یہ کہ عبادت کرین اللہ کی ۱۲ سورۂ بینہ

سا

دفع دخل - اگر کوئی کہے کہ طب اور ڈاکٹری کتابوں مین تو صاف صاف علوقہ
نطفہ کی کیفیتین لکہی ہین۔ کہونگا ڈاکٹرونکے دیکہنے اور لکہنے کی کیفیت کیسی جیسی
گنوار جاہلونکا کتب خانون مین گہسکر الماریون کی کتابون کی صورت ظاہری
بڑی چہوٹی لال کالی زرد و سبز مجلد غیر مجلد کی کیفیتین دیکہکر کہنا کہ ہم نے کتابین
دیکہین حالانکہ اندرونی مضامین کی کیفیتون سے کچہہ واقفیت نہین - اوسی
طرح سے ڈاکٹرون کو بہی اندرونی صنعت بیچونی کی کیفیتون سے جیسی حس وحرکت
وجان وبالیدگی ہین کچہہ واقفیت نہین - علی ہذا القیاس جمیع علم کے علماؤن
کا اور کل حکمت کے حکماؤن کا وکل فلسفت کے فلاسفون کا حال ہے - اگر کچہہ بہی
کسیکو ان باتون کی واقفیت اور قدرت ہوتی تو خداوند تعالے استعجاباً
واستغراباً واستحجازاً - قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ
يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ط فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ نفرماتا - نہ دوسری
جگہہ مین قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کو فرماتا پہر سبب
خداوند تعالے نے بقولہ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ - تنگ وتاریک راہ کو آسان کرکے
بمضمون وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ ماؤن کے پیٹون سے
آنکہہ کان وغیر ذلک دیکر نکالا - تب بقولہ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ دودہ
بہی اسکے ساتہہ ساتہہ اسکے لئے اوتارا - پہر ماں کو ایسی ماستادی کہ کیسی کیسی حفاظت

ف کہہ کون شخص رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے اور زمین سے یا کون شخص ہے کہ مالک ہے کان کا اور آنکہون کا اور کون شخص نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی پس البتہ کہینگے اللہ پس کہہ تو پہر کیا تم نہین ڈرتے ۱۲ یونس

ف کہہ کیا ہے تمہارے شریکون مین سے وہ شخص کہ پہلے ازسر نو بنادے پیدائش کو پہر دوہرا دے اوسکو ۱۲ یونس

ف پہر راہ آسان کی اوسکو ۱۲ عبس

ف اور اللہ نے نکالا تمکو تمہاری ماؤن کے پیٹون سے نہین جانتے تہے تم کچہہ اور بنائے واسطے تمہارے کان اور آنکہین اور دل تاکہ تم شکر کرو

ف اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تمکو پہر روزی دی تمکو

[illegible]

عرض ... فرض ... [illegible]
سو ... اگر کہا جاتا ہوں تو کیا امکان ہے

... پیچھا ... [illegible]
پھر ... کوئی دعوی کرے اسکا ... [illegible]

رات ... [illegible]

[illegible]

بلکہ میں اتنا جانتا ہوں ... [illegible]
... لطف ... [illegible]

فصل ... [illegible]

چونکہ بلوغت سے لیکر موت کا زمانہ زمانۂ مواخذۂ آخرت کا ہے۔ اور یہی حالت پر بنائے خلقت ہے اسلئے پہلے اسکی مدت کی مقدار کو جان لینا چاہئے۔ جس سے خالق و رازق کی رحمت و ابدیت کی کثرت۔ اور بندے و رحمت کی قلت و غفلت کی نسبت کسقدر بندہ واقف ہو۔ دریافت کرکے بمضمون ع کہ مرد در خوش ... [illegible] رغبت فی العبادت کی لذت سے دارین کی سعادت۔ مومن کی کرامت۔ ... حاصل کرلیکے وہ یہ ہے کہ فی زماننا لوگوں کی عمر تخمیناً ساٹھ یا ستر کی ہوتی

جذب اعضاء مخصوصہ رحم مین حضرت توائم وغیرہا کے ڈلواکر۔ اسکو کس کس
خوبی وہ نماطت مذکورہ سے محفوظ رکھکر۔ بعد مدت مقررہ حمل کے صحیح وسلامت
کیسی راہ تنگ وتاریک سے آسانی کے ساتھ نکالکر۔ لیئے ناز ونیاز سے بلوغ
تک پہونچایا طرّہ تو یہہ ہے کہ تب تک بجز عنایت ورحمت کے کسیطرح کی تکلیف
وزحمت اسے دنیا گوارا نفرمایا۔ یعنی مواخذہ شریعت کا نہ کیا۔ اب جب فہم
کامل بعقل شامل سے کھانے پینے چلنے پھرنے کمانے لگا۔ تب احکام شرعی کے
مواخذہ کا وقت ٹھرایا۔ وہ بھی بمضمون [1] اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ہمارے
ہی نفسون کی بہتری کیواسطے ہے۔ جس سے بمضمون [2] وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى
لِنَفْسِهٖ تزکیہ قلب وتصفیہ جسد کا ہوتا رہے اور کدورت نفسانیہ اور رسوم
شیطانیہ دخل نپاوے۔ اللہ رے تیری صنعت۔ اللہ رے تیری قدرت۔
اللہ رے تیری رحمت۔ اللہ رے تیری شفقت۔ کہ تونے باوجود احسان
کثیر۔ اور امتنان غزیر۔ کے بہی مقدار زمانہ عبادت کو ایسا قلیل مقرر کیا۔
کہ کسی پر اداء اسکا ثقیل ہوا۔ کما سیجئ ذکرہ انشاء اللہ تعالی تسپر بہی عدم
بلوغیت کے ایام کو عدم مواخذہ کی دلیل عنایت کی بھلا بشر ضعیف البنیان کی
زبان سے اس صنعت بیچون کا ذکر وبیان۔ اور اس رحمت گوناگون بے پایان
کا شکر وتبیان۔ کب عیان ہوسکے۔ جب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لسان سے [3] ما عرفناک حق معرفتک عیان ہے ؎

بہلا حمد اسکی ہم سے کب ادا ہو	جہان قاصر زبانِ انبیا ہو
بیان سب عارفان بزم ادراک	نہیں کہتے ہین غیر از ما عرفناک

[1] اگر تم بہلائی کروگے بہلائی کروگے اپنے نفسون کے لیے ۱۲
[2] اور جو کوئی ستہرائی کرے بس ستہرائی کرتا ہے اپنی جان کی ۱۲
[3] ہم نے نہیں پہچانا تجھکو حق پہچاننے کا ۱۲

بنکر اپنے خدا دادی دس پانچ روپیہ کے نوکرون سے کیسے کیسے جان جوکہون کا
کام لیتے ہین - تب بہی نوکرون سے خوش نہین ہوتے ہین - بلکہ احسان فراموش نمک حرام
ناسپاس ناشکرگذار بولتے رہتے ہین - ذرا ذرا قصورون پہ جرمانہ کرتے ہین -
سزا دیتے ہین - چہوڑا دیتے ہین - حقیقی آقا خداوند کریم جسنے نیستی سے لباس
ہستی کا پہنا کر کیسی کیسی نعمتون سے پرورش و پرداخت کیا - اور آنکہہ ہونٹہ ناک کان
ہاتہہ پاؤن بدن جان - عقل و فہم امن و امان - دین و دنیا اسلام و ایمان دیا
سوائے اوس عبادت معدودہ شبانہ روزکے اور کس بات کی تکلیف دی - غضب
تو یہہ ہے کہ اسقدر قلیل چیز لایتجزی عبادت کو بہی ہم ادا نہین کرتے ہین - عذر
بہانہ سے ٹال دیتے ہین - کیا ہم بدترین نمک حرامون اور ناسپاسون اور احسان فراموشون
11 سے نہین ہین - واہ رے غضب واہ رے غضب کہ اسکے دیئے ہوئے روپیہ سے
نوکر رکہکر ذری سی خدمت نہ پانے سے نوکرون کو ان الفاظون کا مستحق ٹہراتے
ہین - اور ہم خود اتنی نافرمانی کے ساتہہ بہی اپنے کو مستحق اون الفاظون کا نہین
ٹہراتے ہین - دیکہو تو کہ کسقدر رذالت و بے انصافی - اور کیسی خیانت و بیوفائی
کی بات ہے - بمضمون حدیث اِسْتَفْتِ عَنْ نَفْسِكَ الخ اپنے دل سے پوچہئے
تمہین کہو تو کہ ہے آئین کسکی رائے صائب د اور اس ستر برس کی مدت مین کتنی ان گنتی
نعمتون کو اپنے تصرف مین لاتے ہو - بہلا اسکا بہی تو کچہہ خیال کرو - اور بمضمون
کُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ نعمت کا شکر اوا کرنیکو واجب جانو -
اور بمضمون لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ - ازدیاد رزق کے مستحق بنو - اور بمضمون
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ - کفران نعمت کے عذاب سے بچو - اگرچہ بمضمون

اور دن مین سے عدم بلوغیت کا ایام کہ تخمیناً پندرہ برس ہے نکل گیے۔ پھر باقی پچپن[1]

کا نصف ساڑھے ستائیس[2] برس بمضمون قولہ تعالیٰ اِنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ الخ

و قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا رات کی تسکین

اور خواب غفلت مین نکل گیے۔ باقی بچے ساڑھے ستائیس[3] برس۔ ہان یہہ زمانہ زمانہ

مواخذہ آخرت کا ہے لیکن اسمین کھانا پینا کھلوانا پلوانا بول براز کرنا کروانا شادی بیاہ

کرنا کروانا تعلیم تربیت پانا دینا دلوانا سیر و شکار روزی و روزگار سفر و حضر مرض

عیادت دیوانگی و عبادت سب کچھہ شترک ہین۔ چونکہ ان باتون کا زمانہ کچھہ متعین نہین

اسلیے عبادت کے زمانہ کو جو شب و روز مین دو گھنٹے سے زیادہ نہونگے دو گھنٹے متعین

کر لیے گیے۔ جب اس دو گھنٹے کو ۲۷½ برس کے نوہزار نوسو دنون مین ضرب کرکے حاصل

ضرب ۱۹۸۰۰ انیس ہزار آٹھہ سو کو دن کے بارہ گھنٹے مین تقسیم کرکے خارج قسمت

ایک ہزار چھہ سو پچاس کو ایک سال کے تین سو ساٹھہ[۳۶۰] دنون مین تقسیم کروگے۔ تب

چار برس سات مہینے حاصل ہونگے بس یہی چار برس سات مہینے ساری عمر مین

مدت عبادت کی ٹھہری۔ باقی ستر کے پینسٹھہ برس پانچ مہینے کی زندگی اپنے عیش و

عشرت اور ناز و نعمت غفلت مین گئی۔ اور روزہ تو بارہ مہینے مین ایک مہینہ ہے

اور زکوٰۃ تو چالیسواں حصہ ہے اور حج تو فی عمرہ ایکبار ہے۔ اب دیکھو غور کرو کہ خالق خلقت

نے اپنی خلایق کی عبادت مین کسقدر رحمت و سہولت کی۔ اگر اسقدر بھی ہم سے ادا نہوے

تو کسقدر کفران نعمت اور کیسی غفلت کیسی جہالت کیسی رذالت کیسی خجالت کیسی

ندامت کیسی شامت کیسی حسرت۔ فی الآخرت کی بات ہے۔ ذرا خیال تو

کرو۔ طرہ تو یہہ ہے کہ ہم آقاے مجازی

له تحقیق ۱۲
سله دو پہر ۱۲
سه برس ۱۲

پچیس ہزار دو سو- ڈیڑہ ہاتہہ مربع ظرف حاصل ہوتے ہین- جسکے پانی سے ۲۵۲۰۰
اس تالاب مذکور الصدر کا بہر کر اُبل جانا ثابت ہے اس طور پہ کہ اگر اونہین سے
اٹھتر ظروف کو (جو بحساب ڈیڑہ ہاتہہ ۱۱۷ ہاتہہ ہے) ایک خط مستقیم پر علی الاتصال
طول مین رکھو- پہر اسکے جنب کے محاذی متصل پہ چھیالیس ۴۶ ظرف تک اُسکے عرض
مین رکھو- پہر سات ظرف کو طبق بطبق ا و پر تلے عمق کے رکھکر- عدد طول
۷۸ کو عدد عرض ۴۶ پر ضرب کرکے حاصل ضرب ۳۵۸۸ کو عمق پہ ضرب کروگے- تو
۲۵۱۱۶ حاصل ہونگے- اور ہر طرف ہر ظرف ڈیڑہ ڈیڑہ ہاتہہ ہے- تو ۷۸ مین
۱۱۷- اور ۴۶ مین ۶۹- اور ۷ مین ۱۰½ ہاتہہ ٹہرے- اور تالاب مذکور الصدر
کے طول عرض و عمق بہی یہی تہے- حالانکہ اس ۲۵۱۱۶ عدد مین اور اس ۲۵۲۰۰
عدد سے ۸۴ عدد (جو بخمسہ خود ایک غدیرے کے پانی کے برابر ہے) کم ہے تب ۱۳
۲۵۲۰۰ ظروف مذکور کے پانی سے تالاب مذکور بہر کر اُبلنا ثابت ہوا- یہہ تو مین نے
اقل درجہ کا بیان کیا- اگر اکثر درجہ تصرف کا بیان کرون یعنی جو لوگ رات دن
ہر پہر باتوں مین گرمی و گرد و غبار و غیر ذلک کے دفع کرنیکے واسطے مکانون اور
دوکانون اور نشستگاہون اور سڑکون کے اطراف اور جوانب پانی سینچتے ہین
اور ہر پہر وقت گہر دروازہ لباس و اسباب اور بچھونا وغیر ذلک دہوتے ہین
انکے پانی کا حساب بیان کرون تو تالاب کی کیا حقیقت ہوگی بلکہ ندی کے پانی
سے بہی بڑہ جائیگا- اس پانی پہ کیا خصوصیت ہے سیکڑون من چاول کی
گلتھی بہات کہچڑی طاہری قبولی نمکین پلاؤ- میٹھا پلاؤ- یخنی پلاؤ- قورمہ پلاؤ-
قلیہ پلاؤ- ماہی پلاؤ- بینگن پلاؤ- مثمن پلاؤ- کوکو پلاؤ- انڈا پلاؤ- اناناس پلاؤ

نعمت بار خدا یا ز عدد بیرون است	شکر انعام تو ہرگز نکند شکر گذار

جمیع نعمتون کی شکر گذاری طاقت بشریت سے خارج ہے لیکن بمضمون ما لا یدرک
کلہ لا یترک کلہ حسب مقدور طاقت بشریت کے ترک کرنا نچاہئے کہ وہ
کفران نعمت ہے۔ اجی نفس اسپاس ذرا خیال تو کرو۔ کہ جب تم گرمی کے
موسم مین کسیکی ایک پیالی سرد پانی پیتے ہو۔ تو اسکی شکر گذاری زبان و دل
سے ادا کرتے ہو تب کیا جسکا تم تالاب بہر پانی پیتے وغیرہ ذلک مین تصرف کرتے
ہو۔ اسکا شکر کیون اسیطرح سے ادا نہین کرتے ہو۔ بلکہ یہ سمجہتے ہو اگر کرتے
ہو تو کیا شکر اسکا ادا کرتے ہو۔ کیا فقط موہنہ سے کبہی کبہی کہدینے سے شکر ہو گیا
نہین ہرگز نہین بلکہ دل و جان سے قربان ہو جاؤ۔ اور بمضمون يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ذکر نعمتون کا کرتے رہو۔ اور بمضمون هَلْ مِنْ
خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وغیرہ کہ ہرگز از فرمت تجہو
اگر تم حساب کرکے دیکہو تو تالاب بہر پانی سے بہی زیادہ پانی اپنے تصرف مین لاتے
ہو۔ کیونکہ ہر روز بول براز غسل و وضو اور اپنے لباس و اسباب ظروف وغیرہ کا
کے دہونے و پانے اور پکانے وغیرہ ذلک مین ہر شخص اقل درجہ دو مٹکے پانی سے کم
صرف مین کرتے ہین۔ اگر ان پانیون کو ایسے ایک تالاب مین جسکا طول ایکسو ستر
ہاتہہ عرض اونہتر ہاتہہ۔ اور عمق ساڑہے ونصل ہاتہہ ہو۔ ڈالدو۔ تو وہ
تالاب لبریز ہوکر چہلک جائیگا۔ کیونکہ اگر اس دو مٹکے پانی کو ڈیڑہ ہاتہہ مربع
ظرف ہی اگر اسمین ڈالدو۔ تو وہ ظرف لبریز ہوکر بہی پانی فاضل رہیگا۔ خیر
ڈیڑہ ہی ہاتہہ مربع ظرف فرض کرکے ستر برس کے دنون مین ضرب کرنے سے لیے

ف۱ و الکل دریافت نہین ہو سکتا ہے کل اسکا جہوڑا ہی نہین جاتا ہو
ف۲ اے لوگو یاد کرو نعمت کو اللہ کی جو تم پر دی گئی ۱۲ فاطر
ف۳ کیا ہے کوئی پیدا کرنیوالا سوا خدا کے جو روزی دیوے تم کو آسمان و زمین سے ۱۲ فاطر

۱۴

نکالتے ہو۔ کچھہ بھی ان نعمتون کے خالق کا فکر اور رازق کا شکر ادا نہین کرتے ہو۔
بلکہ اپنے کسب وکمائی پر فخر کرتے ہو۔ حالانکہ کسب وغیرہ کا آلہ خدا ہی کی صنعت پر
موقوف ہے اسکو پس پشت کرتے ہو۔ کیون جی یہہ آنکھہ ناک مونہہ کان۔ ہاتھہ پاؤن
بدن جان۔ عقل وفہم خیال و وہم۔ جو آلہ کسب وکمائی کے ہین۔ کیا تمہاری صنعت
سے ہین یا خالق خلقت کی۔ اگر اپنی بدولت سمجھتے ہو۔ تو کان سے آنکھہ کا
کام اور ناک سے کان کا کام اور آنکھہ سے مونہہ کا کام اور مونہہ سے بول و
براز کا کام اور آلہ تناسل سے آنکھہ کا کام الغرض برعکس مفروضہ خدا کے کام کروا
دکھلاؤ۔ بلکہ ایک عضو سے دوسرے عضو کا کام لینا تو بالاے طاق رکھہ چھوڑو
فقط عضو ردی کو تو بلا مدد الٰہی اصلاح کر دکھاؤ۔ بعد اسکے اپنے کسب پر فخر
١٥ کرو۔ ورنہ مثل بادشاہ دہی فہم۔ جسکی نقل بیان کرتا ہے قلم۔ دم بدم ہر ہر قدم
ہین خالق بنی آدم کے شکر کا دم بھرو۔ اور اپنے جہل اور عدم کو یاد کرتے رہو۔ اور
دم بدم خدا کی مدد پہونچنے پر یقین کرو ؎

تو قائم بخود نیستی یک قدم	ز غیبت مدد میرسد دمبدم

نقل ایک روز کسی بادشاہ نے کسی درویش معرفت کیش کی زیارت کو جا کر
دعا مانگی۔ درویش نے (کھاؤ پیو ہگو موتو) کہا بادشاہ اس بات سے بہت خفا
ہو کر بولا کہ کیا تم نے مجھکو کتا بلی سمجھا۔ بول براز تو کتا بلی بھی کرتے ہین۔ الغرض بادشاہ
جب خفا ہو کر گھر چلا آیا۔ اور حسب دستور کھا پیکر سیر ہو لیا۔ پاخانہ کی حاجت ہوئی
گیا تو نہ پاخانہ ہوتا ہے نہ پیشاب۔ اس سے بہت ہی ہو گیا بیتاب۔ آخر ساری
مملکت کے اطبا و حکما سے کیا یہہ خطاب۔ کہ مجھپر آگیا بیماری کا عذاب۔ جو کوئی

انبہ پلاؤ - دولما پلاؤ - سوئین پلاؤ - سرشتہ پلاؤ - وغیر ذالک سیکڑون
من آٹے کی روٹی - چپاتی - خمیرہ - پرتی - باقرخانی - شیرمال - پراٹھا گاوزبان
وغیر ذالک سیکڑون من گہی چینی - دودہ دہی - گڑ شکر دوبارہ مصری
مٹھا مکھن کباب بورانی - قورمہ قلیہ مربہ فرنی - پنیر آبشورہ برف چٹنی - پیاز
لہسن مرچ ادرک - تیل دارچینی لونگ نمک - کوفتہ سمن سشمر نگا ماہی - شیر فالودہ
شیر کدو ماقوتی - شب دیگ دم پخت حلیم ہریسہ - ورقی حلوا فالودہ سموسہ - لوزیات
مٹھائی قلفی اچار - شربت نیلوفر - شربت انار وغیر ذالک سیکڑون - تر
ترکاری - بیگن کدو کدیا مولی الوسیم پلول بھنڈی - گاجر شلغم چقندر رتھری -
نتوا ادل مان تیموتی - کریلا سرپلا ڈومرکبی - پھول کبی کھیرا لبیا کھونڑا - توری
کچکلا کلکرول امڑا - جہینگا گگڑی ماش اردی - چنا مونگ مسور اروی - ارہر
مٹر برہٹی کھساری وغیر ذالک سیکڑون مرغ کبوتر بانس بکری - گاے بھینس
اونٹ بھیڑی - دنبہ ہرن سرخاب تیتر - کلنگ گوڑ یا بگلا بٹیر - کبک فاختہ ڈاوک
قمری - مہوکا مانکچو رچیا مرغابی وغیر ذالک سیکڑون آم کٹھل اناس بہولی
کونلا ترنج نارنگی - بتابی سیب خربوزہ تربوز شفتالو - سفید لال شکرقند آلو -
بیل سریبل امرود جام - فالسہ توت انجیر سفرجام - خرما کہجور پستہ بادام - انار انگور
چلغوزہ گلاب جام - اخروٹ کشمش منقی جوبانی - آلوبخارا زرشک شریفہ ناسپاتی
لیچو بیچ پہل نارجیل امڑا - بیر پپیہ مدار کلا - تال تالکور یوسجی گما - سنگہارہ کسیرو
مکر سگا گنا - وغیر ذالک الغرض بمضمون قولہ تعالے وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ
ان سب نعمتون کو گاے بکری کی خوراک کیطرح تہ حلق کرکے بول وبراز کی راہ سے

ف اور کہاتے ہین جیسے کہاتے ہین چارپائے ۱۲

کلی اور سجاب علی حاصل ہوئی۔ تب اس سے اسکو ایسی جو ہی و فرحت ملی۔ کہ کسی سلطنت میں یہ راحت نہ ملی تھی۔ یہ کیفیت معلوم ہوئی۔ کہ ایک دل کے برابر بھی سلطنت سے حاصل نہیں سلطنت چھوڑ دی۔ کہ اس سے معرفت ملی۔ اور عبادت میں بڑی ریاضت کی۔ پھر معرفت کی سلطنت پانے لگی۔

فصل سوم در تفویض امانت الٰہی

رہبران معرفت۔ و عارفان طریقت۔ پر مخفی نہیں کہ جب خدا وند تعالیٰ نے اپنے عرفان کی امانت کو ارض و سما و پہاڑ پر پیش کیا۔ تب ان سبھوں نے خوف کر کے اس بار کے تحمل سے انکار کیا۔ اور انسان نے جہالت سے اس بار گراں کا تحمل ہونا اقرار کیا۔ جیسا خداوند تعالیٰ نے خود اسبات کو قرآن کے سورۂ احزاب میں فرمایا ہے۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ اور وہ امانت الٰہی۔ روح انسانی ہے۔ اور وہ روح انسانی اولاً حضرت آدم علیہ السلام کے قالب میں حلول ہو کر چند روز وہاں مامور رہی۔ پھر بصورت منی منتقل ہو کر رحم مادری میں بطور امانت آئی پھر وہاں سے بعد چند روز کے شکلہائے گوناگوں۔ و صور ہائے بوقلموں متشکل و متصور ہو کر پیکر انسانی بنکر نکل آیا۔ پھر چند روز دائی ماں کی حفاظت میں منتقل کیا گیا۔ آخر رفتہ رفتہ بالغ ہوا۔ شغل کا (جو موقوف علیہ ثواب و عذاب کا ہے) حوالہ کیا گیا۔ اس شغل میں دائی ماں اسکا حافظ و ناصر ٹھہری۔ دائی اگر لڑکے کی حفاظت میں مصروف رہا ہو

مجھکو اس سے آرام کریگا - کل سلطنت اسکو دیگا - ابھی یہ کہہ رہا تھا - حسا
ہلاکت کی نوبت پہونچی اور زندگی اختتام ہونے لگی - تب وزیر نے بصد درد دل سے
فقیر کی دعا یاد دلاکر کہا کہ اسکی دعا سے وصل آلہی کے سفر کی - اور وصل آلہی
اسوقت فقیر کی دعا پر منحصر ہے بہاؤ الدین نے عجز و انکساری کے ساتھ اپنا سب
زیر پا رکھا ہوا فقیر کے پاس جاکر استغفار کرکے دعائے نجات مانگی سو

خدایا سخاوت بدادی و بخشش | کہ بخشی مقام رضا مست مست ١٧
طلبگار هستم از کنهٔ سخا مسلم | تکسر و رستہ کار دارد دلم
ببین سر بارم زیستن محول | رہا کن کہ در عصیان طول
کہ بشکن نام پرده و سود درد | ہو عصیان بود طاعتم یا سرا
مارا هم بجز عجز چیزی نگاہ | ستا از کرم القدر و صدق للہ
بخشش سود نیست کار جوار گی | بن و دست و دال ار ہجارگی
بہ درگاہت آوردہ ام عجز خوار | سراید مرا ہمہ سرگی او نگہ و پیش
نگہ بی حیاں دست ا بادہ | کہ جود ار کرم بخشش دادہ
سک عجز در رحمت رسیم | گداے درت بیستم کہ ہم
اگر بہ ثنا ساد و برد نگہ ہم | وگریہ سحر یاں مراد یا رین درم
درا فتادگی ار کہ جوا ہم مدد | مدد دار کہ افتادگان را رسد
کہ عصیان کو بہ کریکال رسد | کہ بدیہ آرد و عذران رسد
سر جانت ار بو امید وار | کہ ہم وعدہ بخشی ہم آمرزگار

فقیر نے جب یہی دعا پڑھی (اکو سویہ کہا کہ سوا) کی دعا ہی - فوراً عروج روح بدل و سرا رہے صحت یا

واہ کیسے ہماری شامت - واہ کیسے ہماری ندامت کیون نہو ہمکو یہ شامت -
کیون نہو ہمکو یہ ندامت - کہ ہم لوگ اس سرائے فانی کے خواب غفلت میں ایسے پڑے
ہوئے ہیں سرائے جاودانی کا اصلا خیال دلمیں نہین لاتے ہیں - بلکہ حب دنیا
مین ایسے گرفتار ہین - کہ کبھی آخرت کی رفتار کی گفتار کا اظہار تک بھی نہین کرتے
ہین حتی کہ موت جو امر یقینی ہے اوسکو غیر یقینی - اور حیات جو غیر یقینی ہے اوسکو
یقینی تصور کرکے کیسا کچھ معاملہ مقدمہ دغا و فریب حیلہ و حوالہ کیا کرتے ہیں - جسکی
موت کی نوبت آئی - قضا نے قضا کی - حیات نے رہائی پائی - زندگی کو فرصت ابدی
نملی - حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے اس دم تک کسی فرزند آدم کے دم کی بقائی نہوئی
نہ ہوگی - کہ آیت كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ اور آیت كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ -
اسکی شاہد عادل ہوئی - اور آیت كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ نے ہر نفس کی موت
پر شہادت دی - اور آیت فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا
يَسْتَقْدِمُونَ نے موت کے عدم تقدم و تاخر کی خبر سنائی - اسلیئے فرزند آدم کی
دم کے عدم بقائی صورت آدم سے لے اسدم تک دم بدم رویت ہوتی گئی -
دادا دادی نانا نانی پھوپھا پھوپھی چچا چچی ماں باپ بھائی بہن لڑکا لڑکی بیگانہ یگانہ
سبکے سب ایک بعد دیگرے نظر آئے اور آرہے - نوبت بہ نوبت ایک دوسرے
کی نوبت آئی - سیکڑوں ہزاروں لاکھوں کروڑوں نے بلا مراجعت
راہ سفر آخرت کی اختیار کی - دنیائے فانی سے نکل پڑے - کل اسباب و اثاث
و مال - اور فرزند جگر بند و آل و عیال کو چھوڑ کر شہر خموشان مین چل بسے ۵

یک بیک ہو سکے کوئی زیر زمیں جا کے بسے	چل بسے گئے ہم سے ایک اسی طرح یہ چل بسے

19

کرے سرانا وسے ۔ ویسا عمل ہی اگر اسی امانت میں خیانت کرے اللہ سزا پاوے اسیا عاقل کو چاہیئے کہ ہر حال بصورت حال ۔ اپنی امانت کی حفاظت کے خیال میں استعمال کمال پیدا کرے جس سے خیانت کے عذاب و نکال سے آخرت کے خیال میں نہ پڑے ۔ اور وہ امانت اب بشکل عبادت و ذکر حال ۔ و شکر پاری تشکل ہے جب یہہ بات ثابت ہوئی ۔ تب ہر عاقل کو کل ان اعضاؤں سے جس روح کی بداعلیت ہے ذکر کا شکل متشکل ہو کر ظہور میں آنا چاہیئے ۔ ورنہ اپنے کو خائن و عاصی سمجھنا ۔ کیونکہ حسب مضمون قولہ تعالے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ[1] اور قولہ تعالے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ[2] کل مخلوقات آسمان اور زمین اور آفتاب و مہتاب ستارے و پہاڑ شجر جانور اور اکثر لوگ اور بہت بلا استثنا ذکر و تحمید خدا میں مصروف رہیں ۔ ھ

نہ کہ بس سر سبزی در خروش است	ولے دانا درین معنی کہ گوش است
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان است	کہ ہر خارے بتسبیحش زبان است
کوہ و دریا و درختاں ہمہ در تسبیح اند	نہ ہمہ مستمعان فہم کنند این اسرار

اور ہم اور ہمارے کل اعضا خدا کے ذکر میں مشغول رہیں ۔ تو ہم سے بدتر حائض و عاصی کون ہے ۔ کما ہمیں دیکھتے ہو ۔ اسی خیانت کی وجہ سے خداوند پاک نے اپنے کلام پاک میں نسبت انسان کو ظالم جاہل بتایا ۔ کثیر من الناس اور نسبت باقی خلایق ارض و افلاک ۔ عموماً صاف و سابق فرمایا ۔

[1] نہیں ہے کوئی شے مگر تسبیح و ثنا کرتی ہے حمد کے ساتھ اس کی

[2] کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جو کوئی آسمان اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت آدمیوں میں سے اور بہت ہیں کہ ثابت ہوا اوپر ان کے عذاب ۱۲ ع

19

نہ لایق بود عیش با دلبرے … کہ ہر بامداد پس بود شوہرے
نکس کیہ بر ملک جاہ و حشم … کہ پیش از تو بودہ است بعد از تو ہم

الغرض اسطرحکی ہوتیری باتیں ہم اپنی نظروں سے دیکھتے ہیں معہذا گائے بکری کا سا (حالانکہ ہم عکس کو دیکھ ہوتے دیکھکر بہی متنبہ نہیں ہوتے ہیں) ہم بہی اپنے محسوں کے اعمال دیکھکے متنبہ نہیں ہوتے ہیں۔ فرصت حیات کو جو ہر دم تاراج ہو رہی ہے غنیمت نہیں سمجھتے ہیں۔ نہ فائدے اوس سے اوٹھاتے ہیں۔ حالانکہ بمضمون الدنیا مزرعۃ الآخرۃ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اسی سے آخرت کا ذخیرہ ہے عقلمند وہی ہے جو اسوقت یہ کچہہ ذخیرہ کرلے جو آخرت میں کام آوے دولت دنیا کی بقائی کا خیال نکرے کہ وہ سایہ ابر کا سا حال ہے۔ کہ زوال اسکا لازم ہے۔ بس اسکا آخرت کا حال ہے موت کا آجانا ہر حال ہے ایک دن دنیا سے کوچ و انتقال ہے سہ

کراجا و داں یافتن امید نیست … کہ گیتی ہمیں جاے جاوید نیست

قبل اسکے سفر کا توشہ راہ راحلہ مہیا کرلینا چاہیے قولہ تعالیٰ تزودوا فان خیر الزاد التقویٰ سہ

تزود من الدنیا فانک راحل … واعلم بان الموت لاشک نازل
نعیمک فی الدنیا غرور و حسرۃ … وعیشک فی الدنیا محال و باطل
الا انما الدنیا کمنزل راکب … اناخ عشیا وھو فی الصبح راحل

بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری … بخر جان من ورنہ حسرت خوری
غنیمت شمار این گرامی نفس … کہ بے مرغ قیمت ندارد قفس

یکی اندیشه کن وو بار بود دل اندرین دنیا | کجا رفتند آن یاران که بود بدو بس جانی
کجا آدم کجا حوّا کجا عیسیٰ کجا موسیٰ | کجا داؤد پیغمبر کجا تخت سلیمانی

آنچه دیدی بر قرار خود نماند | آنچه بینی هم نماند بر قرار
دیر و زود این شکل و شخص نازنین | خاک خواهد بود و خاک آن را غبار
این همه هیچ است چون می بگذرد | تخت و بخت و امر و نهی و گیر و دار

أين الأكاسرة الجبابرة الأُلى | كنزوا الكنوز فما بقين ولا بقوا
أين الأكاسرة المانع حصونهم | تركوا البلاد كأنهم ما كانوا

دع الحرص على الدنيا وفي العيش فلا تطمع | ولا تجمع من المال فلا تدري لمن تجمع
فإن الرزق مقسوم وسوء الظن لا ينفع | ولا تدري في أي أرض [illegible] تصرع
فقير من الحرص | غني كل من يقنع

اور جس دولت کو اوہوں نے جمع کیا تھا۔ اور اسکے جمع کرنے میں عداوت حسود کو حسود کیا اور جان جوکھوں تکلیفوں سے موجود کیا۔ بلکہ دغا و فریب و چوری دکیتی حلال و حرام سے مہیا معدود کر جمع کر رکھا تھا اور اسکا نہ زکوٰۃ نہ خیرات نہ فطرہ نہ صدقہ نہ قربانی دیا تھا۔ اب وہ دولت غیروں بلکہ دشمنوں کے قبضے میں آگئی۔ اور انکی جان (جسکی خوشنودی کو خدا کی خوشنودی پر ترجیح دے رکھا تھا) اجنبیوں کے ملک میں داخل ہوئی ہے

وان همسر عزیز که از عهده دستش وا شست | خواهد که باز بستهٔ عقد فلان شود

بر مرده بهار دنیا حبس است | که هر بیت خانه دیگری است
مسند بپالان شد که بگاه اسپ | چو مطرب که هر روز در خانهٔ است

اس کیفیت کو بتاتا ہے وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا ۔ اور اپنی زندگی کو لذات دنیاوی اور شہوات الٰہی میں صرف کر کے حساب اخروی کا بھروسا کرنا مرجبات کوشش و طریقت میں دخل دینا ۔ بلکہ آگ سے پاس بجھانیکی امید رکھنا ۔ وہ بات ہے جسے

	نہ پنداری اے در حیران کسے جو	که گندم ستانی بوقت درو	
	در جنت نہ قوم ارسحان روی	مشدار ہرگز کرو بر خوری	
	بطلبنا در وچوب حرز ہرہ یار	جو تخم الگی بر بہار حسم وار	
	ہلست لسہ است اگر ستہ دی	اگر خار کاری سمن ندروی	

جب دنیا کے کھلیان میں ایک سال اناج جمع ہونے سے موجب حسرت و ندامت ہے حالانکہ سال دیگر پیدا کر لینے کا بھروسا بھی ہے ۔ سو آخرت کے کھلیان میں (جو ابد الآباد کیواسطے ہے اور پھر بھروسا آئندہ کبھی کرنیکا بھی نہیں) اناج جمع نہ ہونے سے کیسی حسرت و ندامت کی بات ہے ۔ ہم اسی جہالت سے کچھ بھی خیال نہیں کرتے ہیں بلکہ کوئی اسی حسب یا صدقہ سے دینے کا لگ خرچ کرنے میں ہچکچاتے ہیں ۔ ہر وقت دنیا کی دور اندیشی اور پس اندیشی کا خیال رکھتے ہیں ۔ جبکہ روپیہ و غیرہ کو زیادہ خرچ کرنے میں ملامت شدید ۔ مزاحمت مزید کیا کرتے ہیں ۔ بلکہ اس اساس کے ظاہر مضمون کو ورد زبان کرتے ہیں اور کراتے ہیں جسمیں آئندہ کام آوے اور ہمیشہ بسنے سے

۱۲ سورہ اعراف

یک عمر ضائع بافسوس و حیف	کہ فرصت عمر بہ آست والوداع سعید

سمجھنا کہ جہاں میں یہاں ہے۔ تب تک وہ کرنا ہو جہاں سے یہاں مدد کرنا۔ ورنہ بعد از جان سے وہاں حسرت و ندامت کا مقام ہے ۵

اگر مردہ سخن زبان داشتے	زہر یاد و زاری فغان داشتے
کہ ایں زندہ چون ہست اسگان	کہ ایں زندگی چون مردہ سربہم کشت
تکو لکی کہ امسال جون وہ تہ آہست	کہ امسال دگر دیگرے وہ حد آست
دریاب کنون کہ نعمتی ہست بدست	کیں نعمت و ملک میرود دست بدست

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حالت حیات میں کچھ خیرات و حسنات کا اناج آخرت کے کھلیان میں جمع کیا جاتا ہے۔ جو حسرت کی درماندگی اور افلاسی اور بیکسی کی حالت میں بعض زمانہ گار ہو وسیلہ ۵

بیکسی در خاک اراں می بہار	کہ روزی درماندگی بدہ بار

جس وقت نکل جائیگا حسرت و ندامت کچھ کام نہ آویگا ع دوران بقا چو باد صحرا بگذشت۔ کیا موسم میں اگر کوئی بیج نہ بوویگا کھلیان اسکا اناج سے بھریگا ہرگز نہ بھریگا۔ بلکہ خالی ہوویگا۔ اور دوسرے کا دیکھ دیکھکر حسرت کرتا رہیگا ۵

نہ مید کہ وہ ولس سید سنگاہ	بہ حسرت کند درنو انگر نگاہ

اسطرح حشر میں بھی اہل نار اہل جنت کی نعمت و عنایت و کرامت کو دیکھکر حسرت کرینگے۔ اور بہت کچھ ترسینگے۔ حتی کہ طالب بھی ہونگے۔ لیکن اہل جنت انکے جواب میں ان اللہ حرمہما علی الکافرین بولیں گے۔ اور اللہ جلشانہ کیطرف سے فالیوم ننسٰہم کما نسوا لقاء یومہم ھذا۔ جواب پاوینگے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ

	ہر کہ درین رہ لطافت گام زد		گشت لقائے ایزدش انعام زد	
	چیر کہ این راہ بپایان بریم		رخت بسر چشمۂ حیوان بریم	
	کسوت جسم از سر جاں برکشیم		یک دو قدح آب لقا درکشیم	

چونکہ دنیا کی گرد و غبار ہمارے دلوں کے آئینوں میں لگ گئے۔ اسلئے ہماری نگاہ اوس صفائی تک (جس سے مضمون حق عرف نفسہ فقد عرف ربہ معرفت حق حاصل ہے) نہیں پہنچ سکتی ہے ؏

	صفائی بدست آر اے بے تمیز		کہ ننماید آئینۂ تیرہ چیز	
	خصوصیت سرایست آراستہ		ہوا و ہوس گرد برخاستہ	
	نمی بینی کہ جائیکہ برخاست گرد		نہ بیند نظر گرچہ بیناست مرد	
	حسن و صفائی دہ آئینہ را	؎	رو برد ظلمت و تیرہ را	

اگر کوئی اپنے دل کے آئینہ کو ہر وقت صاف رکھے۔ اسطرح پر کہ کسطرح کا غبار اسمیں نہ آنے دے اور لگا تار خدا کے دھیان میں لو لگا رکھے۔ بے شک گھر بیٹھے سارے جہان کی کیفیت دیکھے۔ تمام احسن اعتبار عالم ارواح کی سیر لیل و نہار کرتا رہے اور ہمیشہ وصل حق سے بامراد المرام ہوتا رہے۔ اسلئے سید الاولیا حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے اپنی فتوح الغیب کے چھٹے مقالہ میں یہ لکھا۔

اذا فنی العبد عن الخلق والھوی والنفس والارادۃ والامانی دنیا و آخرۃ ولم یرد الا اللہ عز وجل وخرج الکل عن قلبہ وصل الحق واصطفاہ واحبہ ووداہ وحببہ الی خلقہ وجعلہ یحبہ ویحب قربہ ویتنعم بفضلہ ویتقلب فی نعمہ وفتح علیہ ابواب رحمتہ الخ اور حدیث میں بھی اسطرح کے

۲۵

بسال تواں جرس اندر وطن عمر در سنگ سختی برداری لکمسا		نہ یکدم نہ مردی لود نہ موعص نگہدار وقت فراغی حسیبا	

ولیکن انسان کے صد درجہ سے جو ہر وقت دنیا میں حساب ختم ہوئی جاتی ہے
اسکا کچھ بھی خیال نہیں کرتے ہیں۔ نہ ایسے سمجھ سکو کر لیتے ہیں۔ اور دنیا کی چند روزہ
زندگی کو عمدہ سمجھتے ہیں۔ اور آخرت کی ابدی زندگی کو لایعنی جانتے ہیں۔
کاشکے ہمیں عبرت کی آنکھ ملی جس سے ان باتوں کی بصارت ہوتی ہے۔
اور چراغ کا تیل جلتے ہے۔ پھر کے جاری ہے۔ ہوا کے لینے سے۔ سانس کے ٹلنے سے
عمر کہ گذر رہی ہے۔ جو مضمون إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ[1]
میں بیان کیے ہیں۔ حساب کا کمانا جاری ہوتا ہے ٹلنا۔ گذر رہا۔ معلوم کرکے
اسی حساب کو فانی اور موت کو باقی سمجھ کر ہوا سے ۵ یاد حق آمد عدد ابن روح راہ
ذکر خدا وند اکثر کیا اور فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ[2] کی لذت اٹھاتے۔ اور خدا
کو لباس مانتے اور مضمون فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ[3] اٹھتے
بیٹھتے چلتے۔ پھرتے۔ کھاتے۔ پیتے۔ سوتے۔ ذکر کرتے۔ اور مضمون أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ[4] اطمینان قلب حاصل کرتے۔ بلکہ کل اعضاے مو بمو خدا کو خدا
ہی کی عبادت میں مثل شمع کے گلا دیتے اور تشنگی آخرت کو یاد کرکے إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ
الْكَوْثَرَ[5] کی تلاوت سے حوض کوثر کی امیدیں اور يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا[6] سے درود با محمد و دکو واجب جانکر ہر وقت درود زبان کہتے
اور اسی ذکر و فکر میں فنا ہو سکو بقا سمجھتے ۵

جو بقا اسی فنا سمجھے وہ دکھ بھرے ہیں		مرتے جو رہے کی ہیں وہ کبھو مرتے نہیں	

[1] مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے اور اسکو آسمان سے ... سورہ کہف رکوع ۶
[2] پس یاد کرو مجھکو یاد کروں گا میں تمکو سورہ بقرہ
[3] پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور ... سورہ نسا رکوع ۱۵
[4] خبردار ساتھ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہیں دل سورہ رعد رکوع ۴
[5] تحقیق دیا ہم نے تجھکو کوثر سورہ کوثر
[6] ...

وَلَوْ تَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ کا ملاحظہ فرماتا ہے
کما تھے ہم اگر وسوسۂ شیطانیہ کے حبس میں محبوس نہ ہوتے تو ہم بھی ملکوت کی سیر کرتے
کما فی الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لولا ان الشیاطین
یحومون علی قلوب بنی آدم لنظروا الی ملکوت السموات کذا فی عوارف المعارف
تنبیہ جب وہ امانت عقل کا حوالہ ہوئی۔ تو عقل کی کیفیت اور اقسام کو بیان
کرنا ضرور پڑا اسلئے اس فصل چہارم میں اسکا بیان کرتا ہوں

فصل چہارم دربیان کیفیت واقسام عقل

چونکہ خداوند کریم نے کل ثواب وعقاب کا مدار عقل کو ٹھہرایا ہے اسلئے کچھ کیفیت اسکی لکھنا ضرور پڑا وہ یہ ہے کہ عقل مادۂ نفس کو دربار میں مثل وزیر مشیر کے حکم گذاری میں کمر باندھ کر ہر وقت حاضر رہتی ہے - اور روز مرہ جیسا کہ شعور و بد شعور وہیں میں ہوتے ہیں اسیطرح سے عقل بھی ان تینوں صفتوں سے متصف ہوتی ہے۔ جیسا عقل بشکل نیک شعوری متشکل ہو کر خدمتگاری نفس کی کرتی ہے - اسوقت حواس خمسہ ظاہری و باطنی جو جو واقعات و حادثات حالت نفس میں درپیش کرتے ہیں عقل اسکو بطور خیر خواہی اصلاح و تکرار نفس کے روبرو پیش کرتی ہے۔ تاکہ نفس فوراً اسپر عمل کرنیکا حکم ناطق صادر فرماتا ہے جب بشکل بد شعوری متشکل ہو کر خدمتگاری کرتی ہے - اسوقت حواس خمسہ مذکورہ کی خبروں کو بطور بد خواہی پیش کرتی ہے - اسپر حکم صادر ہوتا ہے جیسا بشکل بین بین متشکل ہو کر حاضر رہتی ہے - اسوقت اون خبروں کی خبروں کو رطب و یابس سے مخلوط کر کے پیش کر دیتی ہے یہ حکم بھی

مضامین بہت ہیں جسکا جی چاہے صحاح وغیرہا کی کتاب الدعوات میں دیکھ لے

قطعہ ان کی صفوۃ من عمدہ	فلو نظرتم الی وجہی جملہ تحیت
تراہم صوفیا جاسعین لربہم	تحیت یرون العبد بالعبد کالجہل

الست از ازل ہمچنان شان گوش	بفریاد قالوا بلیٰ در خروش
شب و روز در بحر سودا و سوز	ندانند ز آشفتگی شب ز روز
بسودائے جانان زجان مشتغل	بذکر حبیب از جہان مشتغل
بیاد حق از خلق بگریختہ	چنان مست ساقی کہ می ریختہ
[illegible] ملک پارسند	شب و روز در [illegible]
گروہے عمل دار عزلت نشین	قدمہاے خاکی دم آتشین
بیک نعرہ کوہے زجا برکنند	بیک نالہ ملکی بہم برزنند
چو بادند پنہان و چالاک پوے	چو سنگ اند خاموش تسبیح گوے
سلاطین عزلت گدایان حی	منازل شناسان گم کردہ پی

ان بزرگوں کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی [2] اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ جیسا کہ آسمان اور زمین اور شمس و قمر و شجر و حجر وغیرہ کا سجدہ کرنا اور پہاڑوں کا مثل ابر کے سیر کرنا ان بزرگوں کی نظروں میں نظر آتے ہیں اسلئے خداوند تعالیٰ نے ۱۷ پارہ میں الم تر ان اللہ یسجد لہ الخ اور ۲ پارہ میں [3] وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ۔ اور جو ۲۴ پارہ میں

[1] ملا علی صاحب رحمۃ اللہ [illegible] تحقیق وابستگان سلسلہ کے بڑی عمدہ [illegible]

[2] جو دار ہو شخص دوست اللہ کے نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وے غمگین ہونگے وہ لوگ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے واسطے ان کے ہے خوشی [illegible]

[3] [illegible]

سو سجا دے۔ تب ورید اگر نیک مخبر ہے اس خبر کو بطور خیر خواہی اجلال اکر ساتھ
نفس کے پاس پیش کرتا ہے۔ شاہ نفس فوراً اسپر یوں حکم ناطق صادر فرماتا ہے۔ کہ
ہماری ولایت کی ہر رعایا و بلاد میں کو چاہیئے کہ اس عورت کی حسن و جمال سے صنعت
صانع حقیقی کو دیکھے۔ اور اسکی صنعت جمیلی کو یاد کرے۔ اور کل[1] مصنوع یدل
علی الصانع کے مضمون پر عمل کرکے۔ ذکر صنعت جمیلی و شکر نعمت در لی بروں
کا کرتا رہے اور اس آیت کو تلاوت کرکے اسکے مضمون سے ڈرتے[2] قوله تعالے
وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ[3] پس کسکو
کیا مجال کہ اس حکم کی مخالفت پر کرسکے قیل و قال۔ جب یہ حکم صادر ہوتا ہے۔ تو تمام
اعضاء کل جوارح ذکر صانع حقیقی کے دریا میں موج مارتے ہیں۔ اور جوش میں آجاتے
ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتی کا کہ ساحل مقصود پالاتا ہے۔ نفس مثل ڈرر یکدانہ قعر دریا
میں مستغرق رہتا ہے اسطرح کے نفس کو خداوند تعالے نے بقوله[4] يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً خطاب فرمایا اگر ورید بد منظر ہے
سب خبروں کو بطور بدخواہی پیش کر دیتا ہے۔ فوراً شاہ نفس کی رغبت بدی کی طرف
متوجہ کرلی ہے۔ اسوقت رعایا و بلاد میں پر حظ نفس حاصل کرنیکا حکم صادر ہوتا ہے
سب تمام اعضاء حظ نفس کے حصول کے لئے کل ولایت پر ناحق و ناراج کر کے رعایا
مرتکب کر دیتا ہے اس نفس کی شان میں خداوند تعالے نے إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ[5]
بِالسُّوءِ فرمایا اگر وزیر بھی بین ہے تو اون خبروں کو رطب و یابس سے
مخلوط کرکے پیش کر دیتا ہے۔ شاہ نفس بھی اوسپر حکم کر دیتا ہے۔ اسوقت کبھی رعایا
و بلاد میں معصیت کرلیتے ہیں۔ پھر خود مشتبہ ہوکر اور سیر اپنے کو ملامت کرکے توبہ استغفار

[1] له مصنوع اپنے صانع ... [illegible]
[2] [illegible]
[3] [illegible]
[4] [illegible]
[5] [illegible]

ویسا ہی ہوتا ہے ـ چنانچہ اس مثال سے ان عیبوں کی کیفیت معلوم ہو جائیگی

مثال عبرت تمثال اگر کسی مجلس میں کسی شخص کو ایک عورت جمیلہ حسینہ ملیحہ نوجوان گویا اسکی تعریف و توصیف میں پیچے کے اشعار پڑھتے ہیں ـہ

حمائلے گروہ سروہ ار آوہا سا تعالی اللہ از حسن تا جا بیے	ـہ	رسو حیش حیا و تقوی عراسا کہ سرداری ار گیسا اسا آیتے
ار ہر یارہ عسا ید ویسے کر تعدار و بدیش صورت ما سدو	ـہ	بلا تک صورت طاؤس رستے وجود یار سامان راست کیسے
اذا ما لمتها بادت شموس لو ان تصور شمس لمعشار عهدها	ـہ	الشمس قبیلة الاکمال مطلعها مع وصف وجه وساعد صدعا
حجبته شعر وجهها بدر کوکب علیاها الہ العرش عزا و رفعہ لها فی سماء الوصلة سبع کواکب اذا رام انسان تشارق نظرہ	ـہ	عن درة قوم من ریب وترقب وطرفا ومعنی دم وللہ مقصد علی الحد مراس علی کل مترقب سباطین لطائر منہ الکواکب

پانچ لگے ـ اب دیکھو باصرہ اسکی صورت و سیرت ڈیل ڈول رنگ و ڈھنگ آہو چشمی گیسو کی سیاہی سرین کی ثقالت بال کی کمر کمر کی باریکی و حرکات لسان کی عربی و انگریزی سنگار کی بناوٹ لباس کی سجاوٹ ـ ہوشیاری کی بینائی سہری کی کہ تھا کی خبر ـ اور قوت ساتہ اسکی اور اسکے بالوں کی اور اسکے لباسوں کی بو کی خبر اور قوت سامعہ اسکی حسن الحانی اور خوش آوازی کی خبر علی ہذا القیاس تمام حواس خمسہ ظاہری و باطنی اسی اسی صد تنگداری کی خبر تشبیہ شاہ نفس و ریڈ طفل تک ـ

اور حراسہ کی معموری میں ہمیشہ نگراں رہنا اور سپاہ نفس امارہ کے متوسوسین
جاسوسوں کو ہماری دارالسلطنت کے حدود میں مداخلت کرنے نہ دینا اور پہرے
عورتوں کی باریری سے ہر پہرولات کی خبر رکھنا۔ پھر اسی عورتوں کی بیرون
سے جمیع بلادوں تک تار کی سو پہنچا کر فصل وکرکا آنا و کراکرانا کا سیں کے شہروں
میں حراسہ کا ذخیرہ کر رکھنا تب عقل وزیر اپنے لطیر و ستر ضمیر و حس مشترک۔
خیال۔ وہم۔ حافظہ۔ متصرفہ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ منہ۔ ذوق۔ جمیع حواس
خمسہ ظاہری و باطنی۔ چوبداروں۔ دربانوں۔ کتوالوں۔ رقیبوں سپاہیوں
پر بڑی تاکید سے نگرانی کرتا رہتا ہے۔ جیسے مضمون قولہ تعالیٰ وَلَا يَاْتُوْنَ
الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كَارِهُوْنَ اور بقولہ تعالیٰ
وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى۔ اسی امر بدستگداری میں قصور وسوسہ
واقع نہ ہونے پاوے اور آیت لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا
يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ
اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ کا مضمون کسی دل و آنکھ و کان پر صادق
نہ آنے پاوے بلکہ عبرت وحیرت کے ساتھ آیت وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ
پر عمل کرتا رہے۔ اور کوئی فرد انہیں سے نفس امارہ کے جاسوسوں سے اختلاط پیدا
نہ کرنے پاوے۔ اور روزانہ حساب کتاب نامہ اعمال کے دفتر میں صاف صاف
لکھوا دیوے۔ کسی نفس اور حوائج پر حراسہ معرزہ باقی نہ رہنے پاوے جب ایسا انتظام
سلطنت میں قیام پاتا ہے۔ تب جمیع رعایا بمضمون آیت اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

یاد کر رب اپنے کو اللہ کو دل میں اپنے عاجزی کے ساتھ اور ڈر کے اور پکار آواز کی سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلوں سے ۹ سورہ اعراف

جو لوگ ایمان لائے اور آرام پاتے ہیں دل ان کے ساتھ یاد اللہ کے خبردار ہو ساتھ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہیں دل ۱۳ سورہ رعد

کیا کرتے ہیں اسلیئے اسی نفس کی شان میں خداجل شانہ نے ولآ اُقسِمُ بِالنَّفسِ اللَّوَّامَۃِ[1]
فرمایا- لیکن قیامت کے روز ہر نفس لوامہ ہو گی- اسلیئے کہ اگر نفس فاجرہ ہے تو اپنے
فسق و فجور ریا پہ کو ملامت کریگی- اور اگر نفس متقیہ بھی ہو تو بھی ملامت کریگی اسبات
پر کہ کیوں تفاوت و اطاعت میں زیادتی نکی کما روی[2] اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام مامن نفس تموت الا وہی تلوم نفسہا یوم القیمۃ ان
عملت خیراً قالت کیف لم ازدد وان عملت شراً قالت یا لیتنی کنت قصرت
یعنی کہ حضرت آدم عم کے نفس بھی اپنے کو گندم خوری پر ملامت کریگی- اسلیئے مفسرین
نے بھی ہر نفس کو لوامہ قرار دیا- جیسا بیضاوی وعباسی وجلالین وغیرہ کتابوں میں
ہے- سوائے اسکے ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی یہہ روایت ہے
عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[3] ما من احد
یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم
ان لا یکون ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواہ الترمذی
کذا فی المشکوٰۃ صفحہ ۴۸ تنبیہ جب تینوں نفس کا ذکر ہو گیا- تب یہاں تینوں
کی مملکت کی رہ رسم اور انتظام کا کچھہ حال بیان کرنا ضرور پڑا- **انتظام**
مملکت نفس مطمئنہ جب یہہ شاہ بلوغیت کو پہونچتا ہے تو بڑی شان و شوکت
اور حرمت مروت و امنت کے ساتھہ مسند نشین سریر سلطنت کا ہو کر اپنے ارکان
اربعہ آب آتش خاک باد کو حد اعتدال پر قائم رکھکر دربار منیر دلبند پر روشن ضمیر
عقل سے مدبر کو دیوان قلم وزارت کی حوالہ کرکے تاکید شدید اور نصیحت مزید کیا
کرتا ہے کہ ہماری مملکت کی آبادی- اور رعایا کی مرفع الحالی اور عمل کی زیادتی

[1] قسم کھاتا ہوں میں جان ملامت کرنے والی کی، سورہ قیامت
[2] رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے فرمایا آپ نے کہ کوئی نفس نہیں ہو گا مگر یہ کہ دن قیامت کے اپنے کو ملامت کریگی اگر نیکی کی تو کہیگی کیوں زیادہ نہ کی- اور اگر بدی کی تو کہیگی کیوں کی- ۱۲
[3] رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نہیں [illegible]

۳۶

اور بہتری اور فضل کی افزونی اور خزانہ کی معموری یعنی جنڈ و جھالے اور راگ
جانے کی کثرت - اور گست جانے اور شراب جانے کی بہتات میں اور رواج رنگ کا نا
بجانا سیر و شکار لہو و لعب اور کنار میں خلائق کو لیل و نہار مشغول رکھنے میں ہمیشہ نگران
رہنا - ہرگز ہرگز آئمہ شاہ سلطنت کے جاسوسوں کو ہماری دارالسلطنت کے حدود
میں داخلت کرنے نہ دینا - اور ہر ہر وقت انکے رگ و ریشہ اور سینوں میں گھس
گھس کر وسوسہ ڈالنا جیسا کہ خدا وند تعالیٰ نے بقولہٖ الخَنَّاسِ الَّذِی یُوَسْوِسُ
فِی صُدُورِ النَّاسِ - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بقولہ -
ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم - جسکی آگاہی آگے سے
کر دی) اور کراما کاتبین کے شر کو ضلالت و معصیت کے مراتب سے دور کر کیا
تب اسکے در پر جو عقل فاسد ہے - اسے حواس خمسہ ظاہری و باطنی انسان دل
جو ہمارا دربان کتوال رہتوں سے سا ہوں گھڑی لگے ہوئے نگرانی
۳۴۲ کر رہا ہے تسمین ان اپنی حد سگداری میں کسیطرح فتور و قصور واقع ہونے
پاوے - یعنی فسق و فجور فحش و غرور مار پیٹ گیت گانے - دنگا فساد -
دشمنی عناد - چوری چکاری - لواطت زنا کاری - ناڑی خوری - شراب
نوشی - لوٹ تاراج رہزنی قتل طمع و حرص ریزی - خشم و غضب - ظلم و تعدی
حرام خوری بد لاگ نذیری بیوفائی - وعدہ خلافی وغیرذالک ظہور میں آنے
نا وے - اور صلوٰۃ زکوٰۃ - برکات حسنات نماز روزہ - حج فطرہ - قربانی و
ہدی نذر و مہمانی - تلاوت و عبادت و ہدایت - پند و وعظ و نصیحت - ذکر الٰہی
فکر آخرت اور اسکے احکام شریعت انجام ارکان طریقت - اور عبور راہ معرفت

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ مطمئن ہوکر بیرونی آواز
سے الگ ہوکر بس سرگرم رہتی ہے۔ اسوقت سوائے نیکی کے کوئی بدی کسی اعضائے انسان
سے ظہور میں آنے نہیں پاتی ہے۔ کیونکہ جب کوئی اعضا کوئی برا کام کرنیکا مستعد
ہوجاتا ہے تو یاد آلہی اسکواس سے ایسا باز رکھتی ہے جیسا ہر کوئی اپنے ہاتھ کو سانپ
پکڑنے سے باز رکھتا ہے یا زہر سے زبان کو روکتا ہے۔ یا شیر۔ کنواں۔ آگ
کیطرف جانے سے پاؤں کو سمیٹتا ہے۔ یا بدبو کو سونگھنے سے ناک کو بند کرتا ہے
وغیر ذلک۔ اسیطرح سے یاد آلہی بھی بہیات سے باز رکھتا ہے۔ کیون باز نہیں
رکھے۔ کیا کوئی اپنے مربی ماں باپ وغیرہا کے سامنے زنا وغیرہ مرتکب ہوسکتا ہے
کبھی نہیں۔ جب مربی مجازی کا اتنا لحاظ ہو۔ تو مربی حقیقی کا جو مضمون نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ حاضر ناظر ہے کیونکر لحاظ نکرے۔ ضرور کریگا اور یہ مضمون کہ
يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ۔ کیونکہ خدا سے
چھپا کر کام کریگا۔ ہرگز نہیں کرسکتا۔ جو سمجھیگا کرسکیگا گویا وہ خدا کو خدا نہیں
سمجھا ہے تو اسکے وجود کی ولایت میں شاہ نفس امارہ کا دخل ناجائز ہوگیا۔
پھر وہ یا ایتہا النفس المطمئنة الخ کا خطاب نہیں پاویگا۔ ان خطاب سے محروم
رہیگا۔ انسان بھی سے نفس امارہ اور نفس مطمئنہ کے درمیان لوامہ حاصل ہوگیا
انتظام مملکت نفس امارہ یہہ شاہ بھی حب لوعیت کو پہونچتا ہے۔ سب
ٹری ... ہو شوکت و شان و آرایش کے ساتھ تخت پر جلوس کرکے اپنے ارکان
ارادہ آرا اس خاک باد کو عدم اعتدال پر قائم رکھکر وزیر تدبیر عقل یا تدبیر کو
دیوان حلم و دارالسا کے حوالہ کرکے یوں تاکید کرتا رہتا ہے۔ کہ ہماری مملکت کی آبادی

ف ہم لس رس ۱۹ آیات انکے رکوع سان سے ۱۳ سورہ ق
ف ہم چشتی زائرون کے درس حدیث ۱۸ اللہ سے ۱۱ ر ۵ سورہ نساء

۳۳

رعایا کا انتظام اچھی طرح سے نہیں کر سکتا ہے۔ اسلئے رعایا کبھی نفس امارہ کے
جاسوسوں کی مخالفت سے مصیبت میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ پھر نفس مطمئنہ کے جاسوسوں
سے ملاقات ہوتی ہے تو استغفار کر لیتی ہے۔ گویا انکی شان میں یہ آیت
نازل ہوئی قولہ تعالیٰ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ
الغرض اس سلطنت کے صدمے کے سبب اسمیں کبھی نفس امارہ کا غلبہ اور کبھی
نفس مطمئنہ کا تسلط ثابت ہوتے جاتے ہیں کہ افواج نفس امارہ اسی بادشاہت تا
کرلی چاہتے ہیں اور چاہتا کہ نفس مطمئنہ اسی قدرت و تصرف حاصل کرلی۔ اسی
شکل کی حسب سے رعایا کبھی ایک حاکم پر مستقر و مستقل نہیں رہ سکتی ہے یعنی
جب نفس امارہ کا تسلط ہوتا ہے تو رعایا کی تالیف قلوب کے لئے اور اون کو
اپنے قبضہ میں لانیکے واسطے یوں تقریر کرتا ہے کہ اے میری رعایا اپنی نقد جوانی کو
عیش و عشرت کی لذت کو جو بزرگترین نعمتوں کا ہے ناسپاسی مت ہونے کا وبال
اسراف صرف مکروہ ہی ورنہ رکھکر واقعی کسی کو اچھا یاست کرو اور بار کہ ار کا
اوا کرنے میں انصاف ان کو تکلیف مت دو۔ اور اموال کو زکوٰۃ دیکر نقصان مت کرو۔
حج کرنے میں مبلغ خطیر خرچ کرو۔ بلکہ انکو اپنے عیش و عشرت میں صرف کرتا رہو
تاڑی شراب بدکاری چوری وغیرہ پیو۔ رنڈبازی کرو۔ ناچ رنگ میں رہو جس سے
قلب کی فرحت بدن کی راحت حاصل ہو۔ کہ آخر ایک دن اس دنیا سے محروم ہوکے
کوچ کرنا ہے اور بقول ع او سکتا شم رون حسرت یار آخر شد پشیمانی ہے۔ ہر
کبھی اس محبوب کی صحبت کی لذت ہاتھ آنیکا نہیں کہ مضمون قولہ تعالیٰ حتی [illegible]
وَلَهِيَ [illegible] ہم بعد مرنے کے سڑ گل کر بوسیدہ ہو جاؤ گے۔ پھر پیدا ہونا مضمون قولہ [illegible]

۱۲۵

مرد ہر ایک حقیقت - وغیرہ تک ہرگز ہرآئینہ ہو سکتا ہے - تاکہ بقولہ تعالیٰ[1]
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ - بدی نیکی سے مبدل ہو جاوے -
الغرض جب یہ انتظام سلطنت میں قیام پاتا ہے - تو تمام ملازمین وکل رعایا
ہر وقت اپنے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں - اسوقت سوائے بدی و بطالت
کے کوئی ملکی رعایا کسی اعمال سے ظہور میں آنے نہیں پاتے ہیں کیونکہ جب
کوئی انسان کوئی نیک کام کرنیکا مستعد ہوجاتا ہے تو بقولہ تعالیٰ[2] لَقَدْ أَضَلَّنِي
عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا - وہ اُسے
ورغلا کر شیطان بہ انواع اقسام کے حیلے و حوالے سے اسکو اوس راہ ہدایت
سے پھر الٹی طرف پھیر دیتا ہے - کیونکہ وہ بقولہ تعالیٰ[3] إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
مُّبِينٌ - ہماری دشمن جان و رہزن ایمان ہے ع جو کار دزد رہزن صد بہر
رہزن ایمان ہے - کیونکہ وہ ہماری دشمن ہے اسلئے خداوند تعالیٰ نے بقولہ[4]
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا - ہم سب واسطے کمال [illegible]
ہمارے جان کے - اور دشمن ایمان جانیں تاکہ ہم اوس کی دعوت الی الضلالت
سے فرار کرکے ذکر و ہدایت کی طرف قرار پاویں کہ وہ بقولہ تعالیٰ[5] إِنَّمَا يَدْعُو
حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ - اپنے زمرہ کو اصحاب سعیر ہونیکے واسطے
دعوت کرتا ہے - پس شیطانی اور ظاہر ہوش مرہ دعوت کے ذریعہ سے جہنم میں لیجانا
چاہتا ہے - انشاءاللہ تعالیٰ نفس لوامہ یہ شاہی نہیں ملوکیت کہ ہوتا ہے
ترحم سے [illegible] کے پاس سر پر سلطنت جلوس فرما کے وزیر عرش مثل المراج
کو ذات و قلم و راستی کی حوالہ کر دیا ہے - اور وزیر عدم استقلال کی وجہ سے

[1] تحقیق نیکیاں دور کرتی ہیں برائی کو ۱۲ سورہ ہود
[2] البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھکو ذکر سے بعد اسکے کہ آیا میرے پاس اور ہے شیطان آدمی کو چھوڑ جانے والا ۱۷ سورہ فرقان
[3] تحقیق وہ دشمن گمراہ کرنیوالا ہے ۲۰ سورہ قصص
[4] تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے ... ۲۱ [illegible]
[5] [illegible]

ونهی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی اور ایمان و عمل نیک سے
خیر البریہ بنکر جنات عدن کی سکونت کا خلود اختیار کرو۔ قولہ تعالیٰ ان الذین
امنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ جزاؤہم عند ربہم
جنات عدن تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا اور صبر سے
خدا کی معیت حاصل کرو۔ قولہ تعالیٰ ان اللہ مع الصابرین۔ اور صبر کی جزا
میں جنت کے سریروں پر ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تکیہ لگا کر بلا سردی گرمی
اور بغیر تکلیف میوہ ہائے موجودہ کھاتے رہو۔ اور چاندی کے برتنوں میں شراب
زنجبیل سلسبیل پیتے رہو۔ اور حور و غلمان سے خدمت لیتے رہو قولہ تعالیٰ۔
وجزاہم بما صبروا جنۃ وحریرا متکئین فیہا علی الارائک
لا یرون فیہا شمسا ولا زمہریرا ودانیۃ علیہم ظلالہا وذللت
قطوفہا تذلیلا ۝ ویطاف علیہم بانیۃ من فضۃ واکواب کانت
قواریرا قواریرا من فضۃ قدروہا تقدیرا ۝ ویسقون فیہا
کاسا کان مزاجہا زنجبیلا ۝ عینا فیہا تسمی سلسبیلا ۝ ویطوف
علیہم ولدان مخلدون اذا رایتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا ۝ واذا
رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا ۝ عالیہم ثیاب سندس
خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ وسقاہم ربہم شرابا
طہورا ۝ ان ہذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا۔ اور قولہ
تعالیٰ لا تغرنکم الحیوۃ الدنیا۔ دنیا کی ہستی پر مغرور مت ہو۔ اور کفار
کی مانند جس دنیا کے اسباب سے آخرت کو مت چھوڑو۔ قولہ تعالیٰ کلا بل تحبون العاجلۃ

تم جمع نہ کرو۔ غیر ممکن و محال ہے۔ ہرگز ہرگز نفس مطمئنہ کے جاسوسوں کی باتوں پر
عمل مت کرو۔ کہ وہ تمہاری جوانی کا دشمن اور بہتری کا عدو ہے۔ وغیرہ لیکن جس
طرح کہ بادشاہ جب رعایا کو اپنے قبضے میں لاتا ہے۔ سب رعایا تھوڑی خوشی و خرمی
سے لذات دنیاوی میں مستغرق ہو جاتی ہے پھر جب نفس مطمئنہ کا تسلط ہوتا ہے
تو وہ بھی رعایا کی تالیف قلوب کے لئے اور ان کو اپنے قبضے میں لا سکنے کے واسطے
یوں تقریر کرتا ہے۔ کہ اے عمر و بنیاد کے فنا کرنے والے باغوں میں درختوں کے
لگانے والے۔ گھروں کے بنانے والے بالاخانوں پر بیٹھنے والے سواریوں پر
پھرنے والے کھیتوں سے اور باغ کٹانے والے اپنی عمر عزیز کو اس دنیاوی
سرائے فانی کی آرائش و بیہودگی میں صرف نہ کرو۔ اس چند روزہ زندگی پر مغرور
ہو کر اپنے خالق سے جس نے تم کو نیستی سے ہستی کا لباس پہنا کر انواع و اقسام نعمتوں
سے پرورش کروایا غافل مت ہو۔ بلکہ اس کے ذکر میں اور اس کی معرفت کی فکر میں۔
اور اس کی نعمت کے شکر میں۔ اور اس کے احکام کے بجا لانے میں۔ اور اس کی آفتوں
پر صبر کرنے میں۔ ہر آن و ہر زمان مشغول و مصروف ہو کر اسی میں خوشنود و
شادان و فرحان رہو۔ اور قبل موت کے آخرت کا توشہ تیار کر رکھو۔ جس سے
ابد الآباد کی راحت میسر ہو۔ یعنی خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت
سے انبیاء و اولیاء و شہداء و صلحاء کی مصاحبت حاصل کرو۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور خوف خدا سے اور ترک
شہوات نفسانیہ سے جنت کے ساکن ہو۔ قولہ تعالیٰ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

حـ ۵ جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ اور رسول کی سو وہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت دی ہے اللہ نے ان کو نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور اچھے ہیں وہ لوگ رفاقت کی جہت سے ۱۲
سورہ نساء

حـ ۶ جو کوئی ڈرا آگے پروردگار اپنے سے اور منع کیا اپنے نفس کو خواہش سے پس تحقیق بہشت وہی
۲۳۶

عزیز اقربوں سے چھوٹ جاؤ گے۔ بن سہاگوں کے اندر سانپ اور بچھوؤں کے ساتھ
جا سوگے ۵

نہ اندیشی ازاں ساعت کہ در گورت فرو آرند	عزیزاں جملہ باز آیند تو تنہا اندراں مانی

اور منکر نکیر کے سوال کی جوابدہی میں گرفتار ہو جاؤ گے اعمال کی شامتوں سے قبر کی اذیت کھینچتے رہو گے۔ ہر گھاس پھوس کی مانند آتش جہنم میں جلتے رہو گے۔ الغرض اپنے اعمال کو نیک کرو۔ بتا وغیرہ سے بچو۔ ریا وغیرہ سے بچو اور بمضمون إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ۔ نفس امارہ کو دشمن جانو۔ اسکے جاسوسوں کو داخل مت دو۔ اور اسکے گمراہ کرنے سے گمراہ ہو جاؤ۔ کفران نعمت منعم حقیقی کا مت کرو۔ بلکہ جسکے بندہ ہو اوسکی پرستش کرو اور جسکی نعمت کھاتے ہو اوسکا شکر ادا کرو۔ اور کسیکو اوسکا شریک نہ بناؤ۔ اور نفس امارہ نے جو اپنے دعوی پر ایسے قرآنی مَنْ يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وغیرہ کو دلیل گردانا اسکو وہم کا سمجھو بلکہ اسی سے ایمان حاصل کرو۔ کیونکہ وہ قول خداوند تعالے کا نہیں تاکہ قول اون کفاروں کا ہے جنہوں نے حشر و نشر و بعث کا انکار کیا۔ خداوند تعالے نے انکا نقل کرکے اسکے جواب میں قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ۔ فرمایا تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوویں۔ خدا کو خالق و مطلق جانیں۔ جب جانا سے اسکا دفعیہ کر دیا۔ تب اس قول کا مضمون باطل ہو گیا اسپر کیا موقوف ہے۔ خدا نے تو اسطرح کا قول قرآن میں ہر جگہ نقل کرکے جواب دیا۔ اگرچہ باندازِ نقل کے قول خدا کہنا صحیح ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ اقوال تو مضمون الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ خناس ہی کے وسوسے سے مشرکین وغیرہم کے دلوں میں حاصل

۳۹

وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ وقوله تعالیٰ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ

وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا۔ اور اسی طرح اتباع شہوات سے جہنم کو ماویٰ بتایا

قوله تعالیٰ فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۔

تاکہ کتاب الفجار سے فجار و کتاب الابرار سے ابرار ہو تو اس کی کیفیت

دریافت کرکے ہوشیار ہو جاؤ۔ قوله تعالیٰ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ

قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝

كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى

الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ

رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝

وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ کیا تم نہیں جانتے

ہو کہ تم ... مرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو۔ تو پیدا ہو ... کے لئے پرورش پائے

... ہونے کے واسطے جمع ہوئے ہو۔ یہ گھر خراب ہونے کے لئے بناتے ہو۔ ع

لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ + کہ آخر ایک دن سب کو چھوڑ چھاڑ کر چلیں و

عنقریب ... سب چھوڑ کر مر جاؤ گے پھر اسے مٹی کے پتلے مٹی میں مدفون ہو جاؤ گے

نکلو پس شیطان کا اتباع نہ کرو۔ اسکو دشمن جانو۔ وغیرہ لکھا ہے و غلط سمجھا

ہے بعض مبالغہ کہ شیطان کرے حسب رعایا کو اپنے اختیار میں لاتا ہے ۔ سو رعایا ایسی ہی

رسیدہ ہو کر ہونہ وا سدھار کر لی ہے

باب دوم در موت در ان چند فصل است

فصل اول در تعریف موت و غیر ذالک - موت - طائر روح کا قفس

عنصری سے آشیانہ علوی کیطرف پرواز کرنیکا نام ہے جیسا کہ اس علوی کی بات

بن طبرانی و حاکم و ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز و بلال بن سعد سے جو روایت کی

انما خلقتم للابد والبقاء ولکنکم تنقلون من دار الی دار کہ ا ہی

مرنا الصا ورثا یوطی اسلئے کاملان طریقت و عارفان حقیقت و علماء شریعت

رواصلان معرفت نے روح کا تعلق بدن سے منقطع ہونیکا نام موت لکہا ہے

سوا اسکے اور کوئی کیا لکہہ سکتا ہے ۔ اور کوئی کیا کہہ سکتا ہے کیونکہ روح

کے ولوج و خروج کا نام تو حیات و موت ٹھہرا ۔ اور روح کے دریافت کا مسئلہ

خدا وند تعالے نے یوں قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

اِلَّا قَلِیْلًا ۔ کسیکو بتایا نہیں ۔ پھر کون کیا کہہ سکتا ہے ۔ حتی کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب اسکی حقیقت کا استفسار ملک الموت سے فرمایا تو

ملک الموت نے سوا اسکے ایک وجہہ کے اور کچھ معلوم ہو کر بتا نہیں کیا وا ہی

بن ملک الموت بہی کیونکر موت کی حقیقت دریافت کر سکیں کہ آخر وہ بہی تو مخلوق

ہیں خالق نے تو کسی مخلوق کو اپنے خالق کی خلقت کی حقیقت سے واقف نہ کیا پھر کیونکر

ہوئے تھے مسرگیں سے انکو انساؤں کے مقابلہ میں پیش کیا - اور جدا لیے ہر ہر
نوں کے عناصر حواس اُن دالزام کا ان دیا لیکن بصراً مارہ سے تم لوگوں کو
دیکھا دینے کے لیے لا تقربا الصلوٰۃ کی طرح عمل کر کے ناپاک کو جو اسے
چھوڑ دیا۔ کیوں ہو اسکا تو یہی کام ہے کہ کسطرح سے تم لوگوں کو اسے وہمیں لاکے
جہنم کے اسمیں گرفتار کرے کیا تم بھول گئے ہو کہ تمہارے ماں باپ آدم و ماں
حوا سے کیسا کچھ احتیاط و محبت پیدا کر کے کہہ سنا فَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ
قسم کھا کہا کہ۔ انکا ناصح و خیرخواہ ہوں کہ دونوں کو فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ - انکے دلمیں
وسوسہ ڈالکر و شعور، فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ اور فریب کے ساتھ کھینچ لیکر - دونوں
فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ ان راہ راست سے جو بقولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ اسے ہے) پھسلا کر دونوں فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ گندم
کھلوا کر دونوں بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا ستر کو اکر - کیسا کچھ ذلیل و خوار کروایا
و اسالہی کے جدا اسمیں ڈلوا کر اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ
بہشت سے اور پر لوا یا - کیسا کچھ محنت و مزدوری مصیبت حالی - آس کی
عداوت میاں سارے کی مصیبت - انواع اقسام کی مصیبت میں گرفتار کروا رکھا
پس اے بنی آدم تم کو بھی تمہارے ماں باپ آدم و حوا کی طرح شیطان نہ بہکاوے
بقولہ تعالیٰ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ - اسے
کو سمجھا ہو - اور دونوں آیت وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُبِينٌ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا

؎ اسکا ترجمہ
ترجمہ میں ہے
؎ اسکا ترجمہ
ترجمہ میں ہے
؎ اسکا ترجمہ
حاشیہ سے
حاشیہ ہے

یا ہاتھہ پاؤن کاٹنے سے یا آنکھہ کان ناک مین گرم سیخ زور سے گھسا لینے سے
یا تلوار و نیزہ بدنون پر مارنے سے جسقدر قلب کو قلق و اضطراب ہوتا ہے۔
اوسکے ہزار چند موت کی شدت یقینی ہونیکو عقل تجویز کرسکتی ہے۔ کیونکہ جب
بعض بدن کے صدمہ سے قلب کو اتنا قلق و اضطراب ہو رہے۔ تو روح کو
کل بدن و قلب سے نوچ کھسوٹ کر نکالنے مین کسقدر صدمہ و قلق متحقق ہے جسکا بیان
سے حاجت بیان کیا۔ اسلیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اونہون
نے فرمایا۔ قسم ہے اس شخص کی جسکے ہاتھہ مین ہماری نفس ہے کہ تلوار کی مار ہجوم
آسان تر ہے بچھونے پر کی موت کی شدت سے عن علی بن ابی طالب قال
والذی نفسی بیدہ لالف ضربۃ بالسیف اھون علی من موت علی
فراش۔ اخرجہ ابو الدنیا کذا فی شرح الصدور۔ اور حضرت انس سے روایت ہے
ہر آئینہ معالجہ ملک الموت کا تلوار کی ضرب سے ہزار بار شدید تر ہے عن انس مرفوعا
لمعالجۃ ملک الموت اشد من الف ضربۃ بالسیف اخرجہ الخطیب فی التاریخ
کذا فیہ۔ اور اسطرحکی روایت واثلہ سے ابو نعیم نے حلیہ مین بہی کی ہے۔ علی ہذا القیاس
حارث بن اسامہ نے بہی اپنی مسند مین ابن یسار سے روایت کی۔ سیکڑون
ہزارون روایتین اس مضمون کی موجود ہین سوا اسکے حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے پوچھا گیا کہ آپنے موت کو کیسا پایا۔ کہا مثل سیخ کباب کے جسمین بہت سے
کانٹے ہون اور جو میرے ہر ہر رگ و ریشون مین گھسنے کے بعد زور سے
میرے پیٹ کے اندر سے کھینچی جاسکے۔ پھر کہا گیا کہ یہہ آسان ہے تجہہ پر
عن الحسن قال قیل لموسیٰ علیہ السلام کیف وجدت الموت قال کسفود ادخلت شجرۃ

۴۲

وہ دریافت کرینگے - ہان ایک کیفیت بوجہہ کی اونپر عارض ہوتی ہے۔ جیسا کہ پھر
ایک کیفیت حیات کی عارض ہوتی ہے - جس سے ہم چلتے پہرتے بولتے چالتے کہاتے پیتے
ہین - تاہم اس کیفیت کو کچھہ دریافت نہین کرسکتے ہین - الشداالشد روح کو ہم کیا دریافت
کرینگے - جب بدن مین بخار چڑہتا ہے اسکو تو ہم کچھہ دریافت نہین کرسکتے ہین - پہر
روح کو ہم کیا دریافت کرینگے نتیجہ اگر غور کرکے دیکھو تو فقط یہی — عدم ادراک
ماہیت روح خدا کی وحدانیت اور قرآن کی تصدیق کے لیے بہت ہی کفایت ہے
کیونکہ جب قرآن مین آیت مذکور مذکور ہے - اور جب مفہوم اسکے کوئی فرد بشر و فرشتہ
اسکی ماہیت سے واقف نہوسکے - تو قرآن کا کلام الٰہی ہونا ثابت ہوا - کہ غیر کے کلام
مین اسطرحکا عجز غیر ممکن ہے - اور جب اس سے عجز ثابت ہوا - تو وحدہ لاشریک لہ کا
مضمون بہی اس سے ظاہر ہوا - کیونکہ یہہ قدرت غیر خدا سے متحقق نہین ہوسکتی ہے ۴۳

فصل دوم دربیان شدت سکرات الموت

سکرات موت کی شدت کا بیان تو تحریر و تقریر سے باہر ہے - بلکہ جسقدر قرآن
اور حدیث سے ظاہر ہے - اسکے بہی عشر عشیر بیان سے باہر ہے - کہ اسکی روایات
گوناگون اور حکایات بوقلمون ست حدیث کی کتابین مشحون و مخزون ہین -
اور سوائے اسناد قرآن وحدیث کے - اسکی کماینبغی حقیقت دریافت نہین ہوسکتی
کیونکہ یہہ سکرات متعلق بالموت ہے - اور بعد موت کے حیات سین جو بیان واقعی
عقلی معلوم ہو - ہان علامات اور آثارات سے کسیقدر عقل دریافت کرلے سکتی ہے
اور وہ علامات آفات سماوی اور مصائب دنیاوی ہین - جیسا فرزندونکی موت

سکرات سے نجات نپائی - پھر دوسرون کی نجات کی کیا بات ہے - چنانچہ حضرت عائشہؓ
کی ان دونون روایتون سے سکرات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثابت
ہے عن عائشۃؓ قالت لا اغبط احدا بهون الموت بعد الذی رایت
من شدۃ موت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجہ الترمذی
عن عائشۃؓ قالت لا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم - اخرجہ البخاری - سواے اسکے ایات قرآنی سے بھی ثابت ہے
قولہ تعالیٰ وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید -
قولہ تعالیٰ فلولا اذا بلغت الحلقوم الخ قولہ تعالیٰ کلا اذا بلغت التراقی
دفع دخل اگر کوئی کہے کہ [illegible] ایمان الحنفی وغیرہ کلا انہ ھون اللہ
[illegible] تخفیف وارفع سکرات کی [illegible] ثابت ہے کہ بہتون
بہتون کی موت بلکہ فرعون کی موت بھی تخفیف کے ساتھ دیکھی - اسکا یا جواب ہے
کہ اولاً تخفیف سے سلب کلیت تو لازم نہین بلکہ وہ تحقیق وثبوت پر
دال ہے - ثانیاً ہان لیکن سبب اسکا یہ ہے کہ میت بہشتی ہے یا دوزخی - اگر
بہشتی ہے اور کوئی گناہ اسپر باقی رہگیا ہے تو خداوند تعالیٰ اسکے بدلے مین سکرات
کی شدت زیادہ کرتا ہے تاکہ وہ مثل مادر زاد کے بے لوث معصیت بہشت مین جاوے
اور اگر دوزخی ہے اور کوئی نیکی دنیاوی اسکی باقی رہگئی ہے تو خداوند تعالیٰ
اسکے عوض مین سکرات کی تخفیف کرتا ہے تاکہ کوئی نیکی مانع ومزاحم جہنم کا نہونے
پاوے - جیسا اس روایت مین ہے عن زید بن اسلم قال اذا بقی علی المؤمن
من ذنوبہ شیء لم یبلغہ بعملہ شدد علیہ الموت لیبلغ بسکرات الموت

اعلی کا شبیہ بعوض فی نعم الذبح سی ہو فی دیکھا شد بلدا

فعل بالہ لعد هونا علیک - اخرجه ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ علی ہذا الفیاسراین

ابو الدنیا نے بھی ابو اسحاق سے روایت کی ہے - اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت

موسی ہم سے خدا وند تعالی نے پوچھا کہ اے موسی تونے موت کو کیسا پایا - موسی ہم

نے کہا کہ میں نے اپنے نفس کو مثل ایسی زندہ چڑیا کے پایا جو بریاں کیجاتی ہے - کہ موت

نہیں آتی کہ جو راحت پاوے - نہ نجات پاتی ہے جو اوڑجاوے - اور بعض روایت

میں ہے حضرت موسی ہم نے کہا کہ میں نے اپنے نفس کو اس بکری کیطرح پایا جسکا چمڑہ

زندہ اتارا جاوے [illegible] ان موسی ہم لما صار

روحہ الی اللہ قال لہ ربہ یا موسی کیف وجدت الموت قال وجدت نفسی

کالعصفور الذی یقلی علی المقلی لا یموت فیستریح ولا ینجو فیطیر - وروی انہ

[illegible] قال وجدت نفسی کشاۃ تسلخ بید القصاب [illegible]

اور حضرت ابراہیم سے بھی اسیطرح کی روایت ہے عن ابی سلیمان ان ابراہیم لما

[illegible] وجدت الموت قال وجدت نفسی کانہا تنزع بالسلی

[illegible] علینا الموت [illegible] اور حالت نزع میں لوگونکا اور ہم بھی

[illegible] موت سے بہاگنے کا ارادہ کرتا ہے مگر چونکہ فرشتے چاروں طرف

[illegible] ہیں مجبور ہو جاتے ہیں [illegible] ان کی طرف بہاگے

[illegible] ان الملائکۃ [illegible] العبد

وولا ذلک لکان یعدو فی الصحاری والبراری من شدۃ سکرات

[illegible] سے کیا کام ہے جب ہمارے پیغمبر خدا صلعم نے ۴۴

سئل عن ملك الموت هل هو وحده يقبض الارواح قال هو الذى يلى
امر الارواح وله اعوان على ذلك غير ان ملك الموت هو الرئيس وكل
خطوة منه من المشرق الى المغرب قلت اين تكون ارواح المومنين
قال عند السدرة - اخرجه ابو الشيخ وابن حبان كذا فى شرح الصدور - اور
ملک الموت بشکلہائے گوناگون۔ وصورتہائے بوقلمون متشکل ومتصور ہوکر بعض
روح کو آتے ہیں۔ خصوصا مومنون کی روح کے قبض کو بشکل حسین۔ اور کافرون
کی روح کے قبض کو بشکل قبیح ہولناک بنکر آتے ہیں۔ چنانچہ بعضی روایتوں سے
یہ بات ظاہر ہے۔ عن کعب ان ابراهيم عم رأى فى بيته رجلا فقال من
انت قال انا ملك الموت قال ابراهيم ان كنت صادقا فارنى منك
اية اعرف انك ملك الموت قال له ملك الموت اعرض بوجهك فاعرض
ثم نظر فاراه الصورة التى يقبض بها المؤمنين قال فرأى من النور والبهاء
شيئا لا يعلمه الا الله ثم قال اعرض بوجهك فاعرض ثم نظر فاراه الصورة
التى يقبض بها الكفار والفجار فرعب ابراهيم رعبا حتى ارعدت فرائصه
والصق بطنه بالارض وكادت نفسه تخرج - كذا فى شرح الصدور -
عن ابن مسعود وابن عباس قال لما اتخذ الله ابراهيم خليلا سأل ملك الموت
ربه ان يأذن له فيبشره بذلك فاذن له فاتى ابراهيم فبشره فقال الحمد لله
ثم قال يا ملك الموت ارنى كيف تقبض انفاس الكفار قال يا ابراهيم لا
تطيق ذلك قال بلى قال فاعرض فاعرض ثم نظر فاذا برجل اسود ينال
رأسه السماء يخرج من فيه لهب النار ليس من شعرة فى جسده الا فى صورة

ویسند الله کا درجۃ من الجنۃ وان الکافر اذا کان قد عمل معروفا فی الدنیا
هون الله علیه الموت لیستکمل ثواب معروفه فی الدنیا ثم یصیر الی النار

اخرجه ابن ابی الدنیا - علی هذا القیاس دینوری اور بیہقی اور ابن ابی شیبه وغیرہم
نے بھی روایت کی اعتراض لڑکے نا بالغوں میں کیا کہتے ہو جواب - حکم اصلی
(یعنی سکرات موت ہر کسیکو ہونا چاہئے) قائم ہے تنبیه چونکہ تصرفات ملک الموت
کا نام سکرات ہے اسلئے اسکو اس فصل میں لکھتا ہوں ؏

فصل سوم در بیان حال ملک الموت و اعوانہ

ملک الموت عزرائیل علیہ السلام کا نام اور وہ ایک فرشتہ ہے - الله تعالیٰ نے انکو قبض
روح کے لئے موکل کیا ہے چنانچہ الله تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ یَتَوَفّٰىکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ
الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ پھر اسکے لئے مددگار اور فرشتوں کو کیا جیسا قوله تعالیٰ
تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا - سے ثابت ہے کہ ابن عباس کی یہ روایتیں اسکی مصدق ہیں
عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ توفته رسلنا قال اعوان ملک الموت من الملائکة
اخرجه ابن ابی الدنیا وابن ابی شیبه عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ فالملقیات
ان الملائکة تکون مع ملک الموت یحضرون الموتی عند قبض ارواحهم
فمنهم من یصعد بالروح ومنهم من یؤمن علی الدعاء ومنهم من یستغفر للمیت
حتی یصلی علیه ویدلی فی حفرته اخرجه ابن ابی الدنیا - اور سوا اسکے
قوله تعالیٰ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا سے بھی وہ بات ثابت ہے
اور ربیع بن انس کی روایت سے بھی وہ بات صریح ظاہر ہے عن الربیع بن انس انه

قال وجعلت له الارض فصارت كالطشت يتناول منها حيث شاء —
اخرجه الدنيا وابو الشيخ وفي رواية ان الله سخر له الدنيا فهي كالطشت الذي عن
زهير بن محمد قال يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ملك الموت
واحد والزحفان يلتقيان من المشرق والمغرب وما بين ذلك من السقط
والهلاك فقال ان الله حوى الدنيا لملك الموت حتى جعلها كالطشت
بين يدي احدكم فهل يفوته منها شئ — اخرجه ابن ابی حاتم عن شهر بن
حوشب قال ملك الموت جالس والدنيا بين ركبتيه واللوح الذي
فيه آجال بني آدم بين يديه وبين يديه ملائكة قيام وهو يعرض
اللوح لا يطرف فاذا اتى على اجل عبد قال اقبضوا هذا — اخرجه ابو نعيم وغيره
عن عكرمة قال ما من يوم الا ملك الموت ينظر في كتاب حيوة الناس ۴۹
اخرجه ابو الشيخ — پہلے پہل ملک الموت بغیر سبب علانیہ ارواح کو قبض کرتے تھے جب
لوگ گالی دینے اور لعنت کرنے لگے حتی کہ حضرت موسی عم نے ملک الموت کو تھپڑ مار کر
آنکھ پھوڑ کے کانا کر دیا۔ اور ملک الموت نے خدا کے پاس اس بات کی شکایت کی
اسلئے خداوند تعالے نے موت کا کوئی ایک سبب مقرر کر دیا جس میں لوگ کہنے لگے
کہ فلان آدمی نے فلان بیماری سے انتقال کیا۔ اور ملک الموت کا نام نہ لیوے۔
عن جابر بن زيد ان ملك الموت كان يقبض الارواح بغير وجع فسبه
الناس ولعنوه فشكى الى ربه فوضع الله الاوجاع ونسى ملك الموت يقال
مات فلان بوجع كذا — اخرجه المروزی وابن ابی الدنيا وغيرهما عن الاعمش
قال كان ملك الموت يظهر للناس فياتي الرجل فيقول اقض حاجتك

رجل صحیح [illegible] فیه [illegible] الناس [illegible] علی [illegible] وقف

تحول ملك الموت [illegible] یا ملك الموت لو لم [illegible] الکافر

من البلاء والحزن [illegible] الاصورات لکلاه فاری [illegible] انفاس المؤمن

قال اعرض فاعرض ثم النفس [illegible] الناس [illegible]

واطعمهم [illegible] یا ملك الموت [illegible] المؤمن علی الموت

من مرة العین الاصورات [illegible] لکان [illegible] لا [illegible] ساری

[illegible] ملک الموت کو [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] نظر [illegible] ہیں

[illegible] قبض کرتے ہیں کیونکہ [illegible] انکے سامنے

[illegible] کروڑوں لوگ انواع اقسام کی

[illegible] کیونکہ خداوند تعالیٰ

[illegible] ان باتوں کی

نہیں کی سکتے ہیں [illegible] قال جعلت الارض لملك الموت

[illegible] اعوانه یتوفون الانفس

ثم [illegible] الحکیم [illegible] فالدنیا

[illegible] النعیم

[illegible] ملك الموت [illegible]

[illegible] یا ملك الموت [illegible]

[illegible] الارواح [illegible]

[illegible] قال [illegible] الارواح [illegible] اصبعوها [illegible]

فصل چہارم در بیان آنکہ در وقت نزع سورۂ یٰس بر بالین محتضر خوانند

دیکھا گیا ہے کہ جان نزع میں سورہ یٰس اور سورہ رعد پڑھا کرے تاکہ بعض
روح میں تخفیف ہووے کہ ان حدیثوں سے ثابت ہے عن ابی الدرداء عن
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما من میت یقرأ عند راسه یٰس
الا هوّن الله علیه - اخرجه ابن ابی الدنیا والدیلمی - عن ابن یسار ان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اقرؤا علی موتاکم یٰس - اخرجه احمد وابو داؤد
النسائی والحاکم وابن حبان - عن جابر بن زید یستحب اذا احتضر المیت ان
یقرأ عندہ سورۃ الرعد فان ذلک یخفف عن المیت وانه اهون
لقبضه واسرع لخروجه - اخرجه ابن ابی شیبہ - اور حسب مضمون حدیث
لقنوا موتاکم لا اله الا الله - اخرجه مسلم تلقین کرے - تا حسب حدیث من کان
آخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة - اخرجه احمد وابو داؤد والحاکم -
داخل جنت ہووے - لیکن بسبب حدیث اذا ثقلت موتاکم فلا تملوهم
بقول لا اله الا الله ولکن لقنوهم فانه لم یختم به لمنافق قط - اخرجه
ابو القاسم القشیری فی امالیه عن ابی هریرة مریض پر جبر کرنے سے پرہیز کرے کہ
شاید بباعث کثرت صعوبت موت کے انکار کر بیٹھے العیاذ باللہ - بلکہ حاضرین پاس
ادا سے پڑھا کریں کہ وہ سنکر پڑھ سکے - ہاں اگر مقتضاے حال ایسا معلوم ہو
کہ اس کلمہ کے پڑھانے سے خوف انکار کا نہیں تو پڑھایا کرے - کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتوں کو قل لا اله الا الله فرمایا - چنانچہ بیہقی اور

[illegible]

۵۱ کہ سختی بہت سہل ہو ... محتضر کے پاس سورہ رعد پڑھا کرے کیونکہ اس میں تخفیف ہے سختی موت میں آسان کیا گیا جاوے ۱۲

۵۲ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ تلقین کرو ۱۲

۵۳ ابو داؤد وغیرہ میں ہے کہ جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہووے وہ داخل جنت ہووے ۱۲

۵۴ اسکا مضمون متن کی عبارت سے ظاہر ہے ۱۲

فالى امر ... ابن ... الحسن ... ذكر فاذنل ...

... عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال كان

ملك الموت يأتي الناس عيانا فاتى موسى فلطمه ففقأ عينه فاتى ربه

فقال يا رب عبدك موسى فقأ عيني ولولا كرامته عليك لشققت عليه

قال اذهب الى عبدي فقل له فليضع يده على متن ثور فله بكل شعرة

وارت يده سنة فأتاه فقال ما بعد هذا قال الموت قال فالآن

فشمه شمة فقبض روحه ورد الله اليه عينه وكان يأتي

بعد الناس خفية - اخرجه ... البزار والحاكم - اور ہمارے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کو ملک الموت نے بعد اجازت کے قبض کیا

عن الحسن ان جبرائيل هبط على النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوم مات

فقال كيف تجدك قال اجدني يا جبرائيل مغموما واجدني مكروبا

فاستأذن ملك الموت على الباب فقال جبرائيل يا محمد هذا ملك الموت

يستأذن عليك ما استأذن على آدمي قبلك ولا يستأذن على آدمي

بعدك قال ائذن له فأذن له فاقبل حتى وقف بين يديه فقال

ان الله ارسلني اليك وامرني ان اطيعك ان امرتني ان اقبض روحك

وان كرهت تركتها قال افعل يا ملك الموت قال نعم بذلك امرت

تعالى ان الله قد اشتاق الى لقائك فقال رسول الله صلى الله عليه

وآله واصحابه وسلم امض لما امرت - اخرجه الطبراني

مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کے دن اترے اور کہا کہ آپ اپنے کو کیسا پاتے ہیں فرمایا مغموم اور مکروہ پاتا ہوں ... ملک الموت نے دروازہ پر ... اجازت چاہی پس جبرائیل نے کہا کہ یہ ملک الموت اجازت آپ کی مانگتا ہے قبل آپ کے کسی آدمی سے اجازت نہ مانگی ... فرمایا اذن دو ...

۵۰

رباعی

جنت کہ سرا ے جاودانی است — زیر کف پاے مادران است
خواہی کہ رضاے حق بجوئی — آن کن کہ رضاے مادران است
گر عاق شوی در انچہ مادر فرمود — غیران و عبادات کجا دارد سود
سیدان بیقین کہ نشوی بوے بہشت — گر مادر تو از تو نباشد خوشنود

فصل بستم در بیان علامات خاتمہ بالخیر

میت کے چہرے پر پسینا ہونا ایمان کی علامت ہے جیسا حدیث میں آیا ہے عن بریدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال المؤمن یموت بعرق الجبین اخرجہ الترمذی وابن ماجہ والنسائی وغیرہم – وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت المؤمن برشح الجبین – اخرجہ البیہقی کذا فی شرح الصدور حضرت علقمہ نے حضرت اسود کو کہا کہ میری موت میں حاضر ہو – اور لا الہ الا اللہ تلقین کرو – اگر میری پیشانی پر پسینا ہو مجھے بشارت دو – وعن ابراہیم قال علقمۃ للاسود احضرنی فلقنی لا الہ الا اللہ وان عرق جبینی فبشرلی –

اخرجہ المروزی کذا فیہ – سواے اسکے خداوند تعالے کو جب منظور ہوتا ہے کہ کسیکا خاتمہ بالخیر کرے – تو برس چھ مہینے آگے سے اسکی سیرت اور صورت قول وفعل وحال وچال کردار وخصال کو تبدیل کر دیتا ہے – یعنی عمل صالح کی توفیق بخشتا ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا اراد اللہ بعبد

۵۱

طبرانی نے عبداللہ بن اوفی سے یہہ روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس ایک مرد نے آکر کہا کہ یا رسول اللہ یہان ایک لڑکا محتضر ہے اسکو
لا الہ الا اللہ پڑہنے کو کہا جاتا ہے وہ نہین پڑہ سکتا ہے۔ فرمایا کیا وہ حیات
مین نہین کہتا تہا کہا ہان کہتا تہا پہر کس چیز نے موت کے وقت باز رکہا۔ پس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑکے کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اے
لڑکے لا الہ الا اللہ کہو لڑکے نے کہا کہنے کی طاقت نہین رکہتا ہون۔ فرمایا کیون
کہا ماں کی ناراضمندی کے سبب سے فرمایا کیا وہ زندہ ہے کہا ہان فرمایا بلاؤ جب
وہ آئی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ لڑکا تیرا ہے کہا ہان
فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اگر جہنم کی آگ بہڑکائی جاوے اور تجہہ سے کہا جاوے
کہ اگر تو شفاعت نکریگی اپنے لڑکے کی تو جہنم مین پہینکدیا جاویگا۔ کہا اوس وقت
شفاعت کرونگی فرمایا کہ اللہ اور ہم لوگون کو اس بات پر شاہد کر دے کہ مین راضی
ہوئی اس سے۔ تب کہا مین راضی ہوئی اپنے لڑکے سے فرمایا اے لڑکے اب لا الہ
الا اللہ کہو۔ تب لڑکے نے لا الہ الا اللہ کہا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار فرمایا تنبیہ ماں کی ناراضمندی
کسی خرابی دین و دنیا کی ہے دیکہو غور کرو۔ اور اس حدیث کو یاد رکہو۔ ان رجلا
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اردت ان اغزو وقد جئت استشیرک فقال ہل
من ام قال نعم قال فالزمہا فان الجنۃ عند رجلہا۔

اخرجہ النسائی

خوش ہو کر پوچھتے ہین کہ یہ روح طیبہ کی ہے تب نیکنامی کے ساتھ کہتے ہین
کہ یہ روح فلان بن فلان کی ہے یہانتک کہ آسمان کا دروازہ کھلجاتا ہے۔
وہان فرشتے مرحبا بالنفس الطیبہ کہکر استقبال کرتے ہین رفتہ رفتہ ساتوین آسمان
تک پہونچتے ہین تب اللہ جل شانہ اکتبوا کتاب عبدی فی علیین واعیدوہ
الی الارض الخ فرماتا ہے تب روح اپنے قالب کیطرف عود کرتی ہے۔ بعد اسکے
دو فرشتے آتے ہین۔ اور اسکو بیٹھاتے ہین۔ اور سوال کرتے ہین کہ تمہارا رب
کون ہے وہ کہتا ہے اللہ پھر سوال کرتے ہین کہ تمہارا دین کیا ہے وہ جواب
دیتا ہے دین میرا اسلام ہے۔ پھر سوال کرتے ہین کہ نبی تیرا کون ہے وہ بولتا
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ پھر سوال کرتے ہین کہ علم تیرا کیا
ہے۔ جواب دیتا ہے کہ قرآن پڑھتا ہون اور سب پر ایمان لایا ہون ۵

بسی منکر ونکیر بپرسند حال ما	در جملہ ہمہ از پئے امتحان شود

تب منادی آسمان سے ندا دیتا ہے کہ ہمارا بندہ سچا ہے بچھونا اور لباس اسکا
بہشت سے دو۔ اور ایک دروازہ بہشت کا اسکے لئے کھولدو۔ تاکہ وہان کی
خوشبو وغیرہ آوے۔ اور قبر اسکی کشادہ ہوجاوے۔ بعد اسکے ایک آدمی
حسین خوبصورت اچھے کپڑے معطر پہنے ہوئے آتا ہے اور کہتا ہے کہ خوش ہو تو
کہ حسب وعدہ تجھپر یہ آسمان ہوا۔ تب وہ کہیگا آپ کون بزرگ ہین جواب دیگا
مین تمہارا عمل صالح ہون۔ تب خوش ہو کر کہیگا کہ یا اللہ جلدی قیامت قائم کر
جسمین مین ثمرہ عمل کا پاؤن جب مردہ کافر مرتا ہے۔ تب ملائکہ سیاہ رو غضبناک
کفن ٹاٹ پلاس کا لئے ہوئے آسمان سے اوتر کر مد نظر کے فاصلے پر بیٹھکر انتظاری

خيرا استعمله قيل كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح قبل الموت اخرجه الترمذي
والحاكم عن عمرو بن الحمق قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
اذا احب الله عبدا عسله قالوا ما عسله قال يوفق له عملا صالحا بين يدي
رحلته حتى يرضى عنه جيرانه اخرجه احمد والحاكم عنها بسنده مرفوعا اذا
اراد الله بعبد خيرا بعث الله عليه قبل موته بعام ملكا يسدده و
يوفقه حتى يموت خير احايينه فيقول الناس مات فلان على خير احايينه
اخرجه ابن ابي الدنيا۔ ف علماء نے سوء خاتمہ کی علامت چار چیزیں لکھی ہیں ایک
سستی نماز کی۔ دوسری نارضامندی والدین کی تیسری شراب نوشی چوتھی
اذیت مسلمین کی۔

فصل ششم در بیان ہمان ملائکہ کہ بوقت موت حاضر باشند وارواح را کفن کردہ پرواز کنند

جب مرد مومن مرتا ہے تب ملائکہ نورانی چہرہ رحمت کے کفن اور خوشبو واسطے جنت
کے لئے ہوئے آسمان سے اتر کر مد نظر کے فاصلے پر بیٹھکر قبض روح کی انتظاری کرتے
رہتے ہیں جب ملک الموت آکر سرہانے پر بیٹھکر بڑی شفقت و رحمت و عزت و حرمت سے
ايتها النفس المطمئنة اخرجي راضية مرضية عنك الى روح الله الخ۔
اخرجه البزار عن ابی ہریرۃؓ فرماتے ہیں۔ تب مثل پانی دہانہ مشک کے نکلتا ہے۔
اور ملک الموت اسکو لیکر فوراً ملائکہ مذکورین کے حوالہ کر دیتا ہے۔ وے اسکو
کفن مذکورین رکھکر زمین سے آسمان کیطرف پرواز کرتے ہیں جب اور ملائکہ

ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم وغیرہم نے روایت کی بلکہ مسلم اور ابن ماجہ اور نسائی اور
ابن حبان اور مشکوٰۃ کی روایتون سے بھی یہ باتین ثابت ہین طوالت کی جہت سے
نقل عبارت متروک ہے جب کوئی ولی مرتا ہے تب خداوند تعالیٰ ملک الموت کو
فرماتا ہے کہ میرے ولی کیطرف جاؤ اور اوسکو میرے پاس لاؤ کیونکہ مین ہر طرح سے
اوسکو امتحان کر لیا ہے شادی غمی مین ابتلا کر دیکھا ہے۔ ہر جگہ مین محبوب پایا ہے
لاؤ اوسکو مین دنیا کے رنج وغم سے راحت دون۔ تب ملک الموت اسکے پاس
آتا ہے اور انکے ساتھ پانسو فرشتے کفن اور خوشبو اور گلدستہ رنگا رنگ
اور سفید حریر (جسمین مشک اذفر کی بو ہے) لئے ہوئے آتے ہین۔ ملک الموت تو
سرہانے بیٹھتا ہے اور ملائکہ مذکورین جنکی شان ہین الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
۵۷ طَيِّبِيْنَ الخ ہے اسکو گھیر کر بیٹھکر ہر کوئی اپنا اپنے ہاتھ اوس ولی کے اعضاؤن مین
رکھتے ہین اور اوس سفید حریر اور مشک مذکور کو اسکے زنخدان کے نیچے بچھاوتے
ہین اور بہشت کا دروازہ کھولدیتے ہین تاکہ نفس اسکا بہشت کیطرف مصروف
ہو جاوے جسطرح سے رونیوالے لڑکے کو پھول پھل وغیر ذلک دکھا کر مصروف کرتے
ہین۔ اسیطرح سے انکو بھی بہشت و غلمان اشجار و انہار و درجات و منازل و
غیر ذلک دکھا کر پھسلاتے ہین سب بہل جاتا ہے۔ تب ملک الموت بڑی عزت و
توقیر و ملاطفت و ملایمت کے ساتھ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا الرُّوْحُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِلٰى سِدْرٍ
مَخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ کہتا ہے تبہی روح اسکی نکل آتی ہے مثل
بال کے خمیر سے جب روح نکلی تب ملائکہ موصوفین سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کہہ اوٹھے ہین۔ اور روح سعادت وداع ہوتے وقت کہتی ہے

(حاشیہ: ملم و داخل ہونیکا جنت میں سب عمل کے تمہارے ۱۲ سورہ نحل)

قبض روح کی کرتے رہتے ہین ۔ جب ملک الموت آکر سرہانے پر بیٹھکر بمضمون ۔

ایتھا النفس الخبیثة اخرجی الی سخط اللہ اے نفس خبیث نکل خدا کے غضب

کیطرف کہکر بڑی شدت وحدت سے نوچ ناچ کھسوٹ کھساٹ کے حوالہ اون فرشتون

مذکورین کے کرتا ہے ۔ وے فوراً اسکو اس کفن پلاس مین (جس سے مردار کی سڑی

بو نکلتی ہے) رکھکر جب آسمان کیطرف صعود کرتے ہین تب اور اور ملائکہ نفرت کر

کہتے ہین کہ یہ روح خبیث بدبو کسکی ہے اسکے جواب مین بڑی بےعزتی وخرابی

کے ساتھ کہتے ہین کہ یہ روح فلان بن فلان کی ہے جب آسمان تک پہونچتے ہین

اور دروازہ کہلنے کا استفتاح کرتے ہین تب بمضمون لا تفتح لھم ابواب السماء

ولا یدخلون الجنة دروازے نہین کہلتے ہین بلکہ بمضمون ومن یشرک باللہ

فکانما خر من السماء اللہ جل شانہ و وہین سے مردود کردیتا ہے ۔ اور اکتبوا

کتابہ فی السجین فی الارض السفلی کہتا ہے ۔ تب اسکی روح اسکے جسم مین عود

کرتی ہے پھر دو فرشتے آکر اسکو بٹھاکر من ربک وما دینک ومن نبیک سوال

کرتے ہین وہ اسکے جواب مین مین نہین جانتا ہون کہتا ہے ۔ تب منادی ندا دیتا ہے

یہ بندہ جھوٹا ہے اسکا بچھونا اور لباس جہنم سے کردو ۔ اور ایک دروازہ جہنم

کا اسکے لیے کہولدو جسمین اسکی گرمی وغیرہ سے عذاب پاتا رہے ۔ اور قبر تنگ ہو جاتی ہے

حتی کہ پسلی کی ہڈیان ٹوٹین ۔ بعد اسکے ایک آدمی بدشکل قبیح منظر کپڑے متعفن

پہنے ہوئے آکر بولتا ہے کہ حسب وعدہ مزہ چکھو تب وہ کہتا ہے تو کون ہے وہ جواب

دیتا ہے مین تمہارا عمل خبیث ہون ۔ تب وہ یا رب لا تقم الساعة کہتا ہے

اسیطرح سے امام احمد اور ابوداؤد اور حاکم اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور طیالسی نے

۵۱ آسمان کے دروازے اسکے لیے نہین کھلے جاتے ہین اور نہ وہ جنت مین پہنچیگا

۵۲ جسنے خدا کے ساتھ شریک کیا گویا آسمان سے گرا

۵۳ اسکی کتاب کو سجین مین جو زمین سفلی

۵۷

کھڑے رہتے ہین اور اسکے لئے استغفار کرتے ہین - جب یہہ کیفیت و رحمت و
شفقت ابلیس دیکھتا ہے مارے غصہ اور رنج و غم کے پچھتا رہا ہے اور غضب سے
اپنے مریدونکو کہتا ہے کہ اے کمبختو یہہ آدمی تمہارے قبضے سے کیونکر پاک صاف
خلاص ہو کر نکل گیا تب انکے مرید جواب دیتے ہین کہ یہہ معصوم بندہ بمضمون
قولہ تعالے الا عبادک منہم المخلصین مستثنے مین داخل تہا - بعد اسکے ملک الموت
خود اسکی روح کو لیکر آسمان کیطرف صعود کرتا ہے - تب حضرت جبرائیل مع ستر ہزار
فرشتے کے بشارت دیتے ہوئے استقبال کرتے ہین پہر جب وہ روح عرش تک
پہونچ جاتی ہے تب فوراً خدا کے سجدہ مین گرجاتی ہے - پس خدا وند تعالے
ملک الموت کو فرماتا ہے کہ میرے بندہ کی روح کو فی سدر مخضود و طلح
منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب و فاکہۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ
و لا ممنوعۃ و فرش مرفوعۃ مین رکہدو - اور جب اسکو قبر مین رکہا
جاتا ہے تب نماز اپنے طرف سے اور روزہ بائین طرف سے اور قرآن و ذکر
سر کی طرف سے اور مشی الی الصلوۃ پاؤن کیطرف سے اور صبر قبر کے پاس سے آکر
حافظ و ناصر ہوتے ہین - جب ملائکہ عذاب داہنے طرف سے آنیکا قصد کرتے ہین
تو نماز روکتی ہے اور کہتی ہے کہ ٹھہرو بہت اوقات بسر کی اب قبر مین
استراحت کرتا ہے کیا دق کرتے ہو - بائین طرف سے آنا چاہتے تو
روزہ روکتا ہے اگر سر کیطرف سے آئے تو ذکر روکتا ہے - اگر پاؤن کیطرف
سے آوے تو مشی الی الصلوۃ روکتا ہے - جب کسی طرف سے آنے نہین پاتے ہین
واپس جاتے ہین جب ملائکہ عذاب پلٹ کر چلے جاتے ہین تب صبر کل اعمال

اسے جسد خدا تمکو میری طرف سے جزا سے خیر دیوے کہ تمنے میری عبادت وطاعت
مین سنگت دی۔ اور معصیت کرنے مین دیر لگائی۔ پس مبارک ہو تجھکو آج کے دن
کہ نجات پائی تونے اور نجات دی مجھکو۔ پہر جب ہی وہی بولی بولتا ہے۔ اور تمام
ساری اون زمین و مکان اور جگہے جن جن مین خدا کی عبادت ہوتی تہی اور ہر
ہر دروازہ آسمان کا جن سے اسکا رزق آتا تہا اور جنکی راہ نیک عمل اسکا صعود
کرتا تہا چالیس دن تک روتے رہتے۔ کہ خیر و برکت جاتی رہی۔ اسکو روایت ابن جریر
و مروزی و ابونعیم و ابویعلی و ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم و بیہقی و سعید بن
منصور و حاکم وغیرہم نے روایت کی سواے اسکے ان مضامین کو قولہ تعالےٰ
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ کے تحت مین مفسرون نے بیضاوی و
معالم التنزیل و عباسی و جلالین مین لکہا۔ اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہ نے (یعنی جنہے سنہ ۵۳۹ھ مین پیدا ہوکر سنہ ۶۳۲ھ مین انتقال فرمایا) اپنی
عوارف المعارف مین حضرت انس سے یہہ روایت نقل کی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبِقَاعُ الْاَرْضِ تُنَادِي
بَعْضُهَا بَعْضًا هَلْ مَرَّ بِكِ الْيَوْمَ اَحَدٌ صَلّٰى عَلَيْكِ اَوْ ذَكَرَ اللّٰهَ عَلَيْكِ فَمِنْ
قَائِلٍ نَعَمْ وَمِنْ قَائِلٍ لَا فَاِذَا قَالَتْ نَعَمْ عَلِمَتْ اَنَّ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا وَ
مَا مِنْ عَبْدٍ ذَكَرَ اللّٰهَ عَلٰى بُقْعَةٍ مِنَ الْاَرْضِ اَوْ صَلّٰى لِلّٰهِ عَلَيْهَا اِلَّا شَهِدَتْ
لَهُ بِذٰلِكَ عِنْدَ رَبِّهِ وَبَكَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ يَمُوتُ۔ بعد اسکے ملائکہ اوسکو نہلاتے
ہین اور ہلاتے ہین اور خوشبو ملتے ہین اور کفن پہناتے ہین قبل نہلانے و ہلانے
کفن پہنانے آدمیونکے۔ اور اسکے دروازے سے لیکر قبر تک دو صف باندہ کر

لہٰس
بیس روزا
اور اسکے
آسمان اور
زمین ۱۲ سطر
روتا ن
۵ اسکا
خلاصہ مضمون
متن سے ظاہر
ہے ۱۲

٥٨

خدا کا ہے۔ اگر تم مشیت الٰہی پر راضی ہو اجر پاؤ۔ ورنہ عذاب مین گرفتار
ہو جاؤ۔ اسکی دلیل نیچے کی یہہ حدیث کافی ہے۔ عن الحارث بن الخزرج
عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ونظر
الی ملک الموت والی راس رجل من الانصار فقال یا ملک الموت ارفق
بصاحبی فانہ مؤمن فقال ملک الموت طب نفسا وقر عینا واعلم انی
بکل مؤمن رفیق واعلم یا محمد انی لاقبض روح ابن آدم فاذا صرخ صارخ
من اہلہ قمت فی الدار ومعی روحہ فقلت یا ہذا الصارخ واللہ
ما ظلمنا ولا اسبقنا اجلہ ولا استعجلنا قدرہ وما لنا فی قبضہ ذنب
فان ترضوا بما صنع اللہ تؤجروا وان تسخطوا تأثموا وتؤزروا واللہ
لو اردت ان اقبض روح بعوضۃ ما قدرت علی ذلک حتی یکون اللہ
تعالی ہو یأمر بقبضہا۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم وابن مندہ ٭

فصل — در بیان شناختن مردہ غاسلین وغیرہم را

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ میت اپنے نہلانے والے اور
کفن پہنانے والے اور جنازہ اوٹھانے والے اور قبر مین رکھنے والے اور زیارت
کرنیوالے سبکو پہچانتا ہے اور انکا کہنا سنتا ہے اور رد سلام کرتا ہے۔
عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان المیت
یعرف من یغسلہ ومن یحملہ ومن یکفنہ ومن یدلیہ فی حفرتہ اخرجہ احمد
والطبرانی وابن ابی الدنیا والمروزی وابن مندہ عن ابن عباس قال قال

کہتا ہے کہ یہین دیکھو یا ہوتا تم لوگون سے کیا ہوتا ہے۔ اگر تم لوگ حاضر ہوتے
تو فقط یہین ہی کفایت کر دیتا۔ نہ ہین پل صراط اور میزان کی خبر لونگا۔ اسکی دلیل
آیت اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ کفایت ہے۔ جب منکر نکیر
من ربک وما دینک ومن نبیک کا سوال کرتے ہین۔ تب اَنَّ اللّٰہَ رَبَّنَا
وَالْاِسْلَامَ دِیْنُنَا وَمُحَمَّدٌ نَبِیُّنَا جواب پاتے ہین۔ تب فرشتے صدق کہتے
ہیں اور قبر کو چارون طرف سے کشادہ کر دیتے ہین۔ اور اوپر طرف نظر کرنیکو
کہتے ہین جب نظر کرتا ہے اور بہشت کو کھلا دیکھتا ہے تب بولتے ہین کہ یا ولی اللہ
یہ آپکی منزل ہے۔ پھر نیچے کیطرف تاکتے ہین جب تاکتا ہے دوزخ کو کھلا دیکھتا
ہے تب کہتے ہیں یا ولی اللہ آپ نے نجات پائی اس وقت ولی اللہ کو ان سب
کے دیکھنے سے اتنی بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے جسکا بیان ہو نہیں سکتا۔
الغرض فرشتے دروازے جنت کے اسکے لیے کھلا رکھتے ہیں [illegible]
تب ما تقدم کا خلاف ہوتا ہے۔ طوالت کیوجہ سے ذکر نہ کیا گیا۔ اسے ابو یعلی
نے اپنی مسند مین اور ابن ابی الدنیا نے انسؓ وغیرہ سے روایت کی:

فصل ہفتم در بیان جواب ملک الموت گریہ کنان را

جب آدمی مرتا ہے اقربا اسکے فراق پر روتے ہیں تب ملک الموت مع روح
دروازہ پر بیٹھکر بولتا ہے کہ اے صاحبو کیون روتے ہو۔ قسم خدا کی مین نے
کچھ ظلم نہین کیا۔ نہ قبل اسکی اجل کے اسکو قبض روح کیا۔ اسمین میرا کچھ گناہ
نہین خدا کی قسم مجھکو بلا اذن خدا ایک مچھر کی روح قبض کرنیکی قدرت نہین ہے کہ

۷۰

[illegible] بما اقول منهم ولكنهم لا يجيبون [illegible] يا

رسول الله يسمعون [illegible] ولكن لا يستطيعون ان

يجيبوا [illegible] [illegible] من الملائكة قال

بلى قال قوله لا يستطيعون ان [illegible] [illegible]

[illegible] حيث لا يسمع [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

عن عمر بن الخطاب انه مر [illegible] فقال [illegible] يا اهل القبور

اخبار ما عندنا ان نساءكم قد تزوجن ودوركم قد سكنت واموالكم

قد فرقت [illegible] [illegible] اخبار ما عندنا فما اخبار ما

عندكم [illegible] [illegible] [illegible] خسرناه

اخرج ابن ابي الدنيا عن سعيد بن المسيب قال دخلنا مقابر المدينة مع

علي بن ابي طالب فنادى يا اهل القبور السلام عليكم ورحمة الله [illegible]

باخباركم ام تريدون ان نخبركم [illegible] صوتا وعليكم السلام

ورحمة الله وبركاته يا امير المؤمنين اخبرنا [illegible] فقال علي

اما الازواج فقد تزوجن واما الاموال فقد قسمت والاولاد فقد حشروا

في زمرة اليتامى والبناء الذي [illegible] فقد سكنها اعداؤكم فهذه

اخبار ما عندنا فما اخبار ما عندكم [illegible] قد تمزقت الاكفان

وانتثرت الشعور وتقطعت الجلود [illegible] على الخدود

وسالت المناخر بالقيح والصديد [illegible] وجدناه وما خلفناه خسرنا

حضرت علی [illegible] نے [illegible] سلام علیکم ورحمۃ [illegible] اہل القبور [illegible] کی آواز سنی [illegible] علیک السلام [illegible] یا امیر المؤمنین [illegible] عورتوں نے [illegible] اموال تمہارے [illegible] اور [illegible] اولاد [illegible]

[illegible] رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان احد [illegible]
[illegible] فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام [illegible]
[illegible] عن عایشه قالت قال رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم ما من رجل یزور قبر اخیه الا استانس ورد [illegible]
حتی یقوم [illegible]
[illegible] ورد علیه السلام وعرفه [illegible]
[illegible] فسلم علیه [illegible]
[illegible]
فقال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الله حتی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اشعة اللمعات [illegible]
[illegible] ابی هریره قال [illegible]
[illegible]
[illegible] قال قل السلام علیکم [illegible] من المسلمین [illegible]

ابن عبد اللہ الانصاری سے روایت کی۔ وہ یہ ہے۔ عن [illegible]

قال لنت فیمن دفن ثابت بن قیس بن شماس وکان اصیب یوم الیمامة

فلما ادخلناہ قبرہ سمعناہ یقول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان لین رحیم فنظرنا الیہ فاذا ہو میت۔

اخرجہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر۔ والبیہقی۔ والطبرانی وابن ابی الدنیا

وغیرہم۔ اگر اسپر بھی اکتفا نکرو تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا

معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہما سے کلام کرنا یاد کرو

اگر اسپر بھی اکتفا نکرو تو صریح چند روایت اور بھی سنکر عن العطاف بن خالد

قال حدثتنی خالتی قالت رکبت یوما الی قبور الشہداء وکانت لا تزال

تاتیہم قالت فنزلت عند قبر حمزة فصلیت ما شاء اللہ ان اصلی وما فی الوادی

داع ولا مجیب فلما فرغت من صلاتی قلت السلام علیکم فسمعت رد السلام

علی من تحت الارض اعرفہ کما اعرف ان اللہ خلقنی وکما اعرف اللیل

والنہار فاقشعرت کل شعرة منی۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی والحاکم

اور اس روایت کو محدثین نے متعدد طرق سے ثابت کیا۔ عن الواقدی کان

النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یزور الشہداء باحد فی کل حول فاذا

بلغ الشعب رفع صوتہ فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار

ثم ابوبکر کل حول مثل ذلک ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان وکانت

فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تاتیہم وتدعو

وکان سعد بن ابی وقاص یسلم علیہم ثم یقبل علی اصحابہ فیقول

فہم ما یقولون۔ اخرجہ الحاکم والبیہقی وابن عساکر۔ اعتراض اگر کوئی کہے
یہ پچھلی دو روایتین پہلی دو روایتون کا مضمون لا یستطیعون ان یردوا
لا یستطیعون ان یجیبوا ہین۔ معارض کلی ومناقض جلی ہے۔ پھر استدلال ہمارا
کا کیونکر صحیح ہوا۔ جواب ہان بظاہر منافات کلی معلوم ہوتی ہے لیکن بتامل
انطباق جلی ہے۔ کہ بوقت موجود وجود ذات بابرکات جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اس فیض کی کیفیت حضرت عمرؓ وغیرہ کو معلوم نہ تھی یا اسوقت معلوم
نتھی۔ اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عمرؓ نے استعجابًا کیف تکلم
اجسادًا لا ارواح فیہا۔ اور حضرت ابو رزینؓ نے استفہامًا یسمعون کہا اور
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے جواب یسمعون ذلک فرما کر رفع شبہ
کر دیا۔ جب یہ زمانہ نبوت اختتام ہوکر زمانہ خلافت آپہونچا۔ تب پرتو سے نبوت
خلیفہ پر پڑا۔ جب پرتو سے نبوت خلیفہ پر آپڑا۔ تب نبوت کی کیفیت آثار خلافت
سے ظاہر ہونے لگی۔ اسلیے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے اسطرح کی روایت وقوع مین
آئی۔ کہ نیابت وخلافت کا اثر یہ ہے۔ پھر اسمین منافات کلی کہان بلکہ تصدیق
روایت سابقہ کی جلی ہوئی ہان لا یستطیعون ان یجیبوا سے کسیقدر منافات
جزئی پائی جاتی ہے لیکن یہ منافات جزئی بھی سیکڑون اور روایتون سے جو انکی
تائید مین موجود ہین مندفع ہے۔ چنانچہ بعض روایتین اس قسم کی فصل نہم مین آئی
ہین سوا اسکے امام بیہقی وغیرہ نے تکلم بعد الموت کے ثبوت مین بہتیری روایتین لائے
چنانچہ بیہقی نے کہا قد روینا فی التکلم بعد الموت عن جماعۃ باسانید صحیحہ۔
کما فی شرح الصدور۔ بلکہ بخاری نے بھی اپنی تاریخ مین تکلم بعد الموت کا اقرار کرکے

لہ بیہقی تکلم بعد الموت بھی سابقہ اسانید صحیحہ کے اکثروں سے روایت کی ہے

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] الناس [illegible] كما في شرح [illegible]

[illegible] يعني [illegible] من جب كل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] كما فيه - اور ابن عساكر كى تاريخ میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلى الله عليه [illegible]

[illegible]

[illegible] صلى الله [illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

انما الدنیا فنا لیس للدنیا ثبوت	انما الدنیا کبیت [illegible]
[illegible]	کیں حلقہ جز سرا چہ [illegible]
این جہان نقشے برابی بیش نیست	موج آبی یا سرابی [illegible]
دنیا ہیچست وکار دنیا ہمہ ہیچ	این ہیچ ز بہر ہیچ بہ ہیچ بہ ہیچ

اسلئے لوگو فقط یہی موت واعظ کے لئے بہت ہی کفایت ہے۔ [illegible]
علیہ وآلہ وسلم عن عمارؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
کفی بالموت واعظا۔ اخرجہ الطبرانی۔ اسلئے حضرت عمرؓ نے اپنی انگوٹھی پر کفی
بالموت واعظا یا عمر۔ لکھا۔

فصل ششم [illegible]
[illegible] گم کردہ

[illegible] ابن الفارس [illegible] ہے کہ ابوجہم نے کہا [illegible]
آنکھ انکی کھل گئی۔ اور میرے [illegible] ابوجہم کی استعداد [illegible]
حالت صرعہ کے لئے بیدار کرو عبارت اسکی یہ ہے قال (ابوجہم) غسلت میتا
فانا اغسلہ اذ فتح عینہ ثم قبض علی یدی وقال لی یا ابا [illegible]
الاستعداد لہذا المصرع۔ حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت
ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو دیکھا پیچھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نماز پڑھی ہے [illegible] ہوئی اور اسمیں اتنی غشی آئی کہ لوگ انکو مردہ سمجھکر
کپڑا اوڑھا کر اونکے پاس سے الگ ہوگئے۔ اتنے میں انکو افاقہ ہوا اور فرمایا

صد ہذا فقط - یہ بیان ہے اصل باب کا ذکر ہے - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب جنازہ کو کاندھے پر رکھکر لیجاتے ہیں تب وہ میت اگر
صالح ہے کہتا ہے کہ جلدی کرو - اگر غیر صالح بلکہ طالح ہے تو کہتا ہے کہ اے خرابی
مجھے کہاں لیجاتے ہو - اس بات کو سوائے انسان کے کل اشیاء سنتی ہے اگر انسان
سنتا ہر آئینہ بیجلی پڑتی لقول النبی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا وضعت دا ئرۃ وحملها
الرجال علی اعناقهم فان کانت صالحة قالت قدمونی وان کانت غیر
صالحة قالت یا ویلها این یذهبون بها یسمع صوتها کل شیء الا الانسان
ولو سمعه الانسان لصعق - اخرجه الشیخان - اور میت جب چار پائی پر رکھی
جاتی ہے - تب وہ پکارتی ہے کہ اے اہل و عیال و ہمسائے اور جنازہ اوٹھانے
والے تم لوگوں کو دنیا فریب نہ دے جیسا مجھکو دیا - اور نہ کھیلا جیسا اور
بازی اور بیہودگی میں مشغول رہے جیسا مجھے کیا لقول النبی عن ام الدرداء
قالت ان المیت اذا وضع علی سریره فانه ینادی یا اهلاه یا جیراناه
یا حملة سریري لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی ولا تلعبن بکم کما لعبت
بی فان اهلی لم یحملوا عنی وزری شیئا اخرجه احمد ۵

روزگار مرشد بنادانی	من نکردم شما حذر بکنید

دنیا کا گھر مثل بالا عنکبوت کے محل فنا ہے - قیام کی جگہ نہیں - صفائی اسکی کدورت
کے ساتھ ممزوج ومربوط - راحت اسکی رنج وغم سے مخلوط - آخر کو منزل میں سمٹتا
ہے - اور سبکو چھوڑتا ہے ۵

[illegible] آئی [illegible] باقی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

سامنے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ساتھی [illegible]

[illegible] کیا [illegible] کیا کہ [illegible]

[illegible] بالوں [illegible] بیٹھا [illegible]

[illegible] وآلہ وسلم کیا کہ اس کا شر و فساد کے وقت [illegible]

[illegible] علی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] العمل [illegible] الاذان [illegible]

[illegible] قال [illegible]

من عمر كذا وكذا ثم [illegible] النبي صلى الله عليه [illegible]

ابا بكر [illegible] وعمر عن [illegible] ورأيت عمر [illegible]

[illegible] الذي [illegible] هذا قال وما [illegible] قلت [illegible]

[illegible] هذا [illegible] انه [illegible] من رسول [illegible]

[illegible] الله عليه وآله [illegible] الحق [illegible]

[illegible] فرشتہ [illegible] آکر کہنے لگے کہ میں [illegible] ساتھ کہ تجھکو

[illegible] آسمان کی طرف [illegible] لیجلے [illegible] دو فرشتے [illegible]

[illegible]

[illegible] کہا [illegible]

[illegible] زندگی [illegible]

[illegible] عبد الرحمن [illegible]

[illegible] فامر [illegible]

[illegible] ملکان [illegible]

[illegible]

[illegible] لا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible] فرشتہ [illegible] ساتھ

اخرجہ ابن جریر فی تفسیرہ کذا فی شرح الصدور اور اسکے بعد اور ایک [illegible]

تائید میں لکھی جاتی ہے وہ یہ ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سورۃ فی القرآن ثلثون آیۃ شفعت

لرجل حتی غفر لہ وھی تبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد

والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ کذا فی المشکوۃ اور مغیرہ

بن خلف سے روایت ہے کہ [illegible] وفات پائی [illegible]

انگوٹھوں نے [illegible] لاکر کفن پہنایا تب حرکت کی اور نظر کرکے کہا کہ خوش

ہو تم کہ میں نے اپنے امر کو آسان پایا [illegible]

اور میں نے پایا کہ [illegible] الرحیم اور دائم [illegible]

[illegible] کی روایت [illegible] ہے عن مغیرۃ بن خلف [illegible]

انہ [illegible] ما [illegible] ثم [illegible] طرفت

[illegible] الامر [illegible]

[illegible] ولا [illegible]

کذا فی شرح الصدور خلف بن حوشب سے روایت ہے کہ ایک شخص

[illegible] انتقال کیا [illegible]

[illegible] اور کہا کہ [illegible] عذاب کے

[illegible] تبرا کرتے ہیں اور ملائکہ [illegible]

کو قبض کرنے کو آئے ہیں [illegible] لوگوں پر لعنت اور تبرا کرتے ہیں پھر

مرا جیسا کہ [illegible] اسکی یہ ہے عن خلف بن حوشب قال مات

کہ یہ وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے ۱۲

[illegible] شرح الصدور ۱۲

[illegible] شرح الصدور ۱۲

[illegible] اخرجہ ابن عساکر کذا فی شرح الصدور اور ابن عیاش سے روایت

[illegible] ہم لوگ ایک ورق [illegible] کی وفات میں حاضر ہوئے جب انتقال

کیا [illegible] دیکھا کہ ایک نور اونکے سر کیطرف سے اور ایک نور اونکے پاؤں

[illegible] اور ایک نور اونکے کمر کیطرف سے آسمان کیطرف چھت پھاڑ کر صعود کرتا

[illegible] کفن وغیرہ لکھنے میں دیر کی۔ ناگاہ اونھون نے کپڑے کو

اپنے [illegible] ہٹا دیا۔ اور فرمایا کہ کیا تم لوگون نے کچھ دیکھا ہم لوگون نے کہا

[illegible] دیکھا ہے اوس سے کہا کہ وہ نور سورہ سجدہ ہے کہ ہم ہر رات کو

پڑھتے [illegible] سر کیطرف کا نور اوسکے اول چودہ آیات کا ہے اور پاؤن

کیطرف [illegible] آخر پندرہ آیات کا ہے اور کمر کیطرف کا نور خود آیت سجدہ ہے

[illegible] پڑھتے ہیں اور سورہ تبارک الذین میری حفاظت میں

[illegible]

السماء [illegible] وقلنا قد قضى [illegible]

[illegible] شرق السقف ثم [illegible] سطع [illegible]

ثم [illegible] وسطه [illegible] ثم [illegible]

عن وجهه فقال اهل رأيتم [illegible] فقال

ثلاث سورة السجدة قد كنت اقرأها في كل ليلة وكان النور الذي

رأيتم [illegible] والنور الذي رأيتم عند

[illegible] والنور الذي رأيتم في وسط آية السجدة

[illegible] سورة [illegible]

معاینہ نہ ہوا۔ ہم لوگوں نے کہا کہ وہ مرگیا۔ تب کہا کہ قسم خدا کی ہم نے اسکو
ساتویں آسمان میں بکفن دیکھا پہچانا اور ملائکہ نے قد جاء الحسن
قد جاء الحسن کہا۔ کذا فی شرح الصدور۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے
کہ رسول خدا فرماتے ہیں کہ میری بعض امت بعد موت کے بات کریگی۔
وہ حدیث یہ ہے۔ عن عایشہ رضی قالت انی سمعت رسول صلی اللہ علیہ
والہ وسلم یقول یتکلم رجل من امتی بعد الموت۔ اخرجہ ابونعیم وقال
ہذا حدیث مشہور۔ وقال البیہقی فی الدلایل لاشک فی صحتہ۔ الغرض
اسطرح کی روایتیں بہت ہیں بخوف درازی کتاب متروک کی گئیں۔

فصل دہم دربیان ضمۃ القبر

ضمہ یعنی ضغطۂ قبر سوائے چند آدمی مستثنی کے سب پر واقع ہوتا ہے کیونکہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ضغطۂ قبر سے نجات پاتا
تو سعد بن معاذ نجات پاتا روایت اسکی یہ ہے۔ عن عایشہ رضی عن النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان للقبر ضغطۃ لو کان احد منہا
ناجیا لنجا منہا سعد بن معاذ۔ اخرجہ احمد والبیہقی والحاکم والطبرانی
اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
لڑکے یا لڑکی پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اگر کوئی ضمۃ القبر سے نجات
پاتا تو یہ لڑکا نجات پاتا۔ وہ یہ ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ
وسلم صلی علی صبی او صبیۃ فقال لو نجا احد نجی من ضمۃ القبر

رجل بالمدائنی وسجی بطرف الثوب فقال فکشفه عنه فقال قوم
مجسمة لحاهم وهذا المسجد یلعنون ابابکر وعمر ویتبرؤن
منهما والملائکة الذین جاؤنی یقبضون روحی یلعنونهم
ویتبرؤن منهم ثم عاد کما کان - کذا فی شرح الصدور - اور
روایت ہے کہ ایک شخص نے مدینہ مین انتقال کیا جب غسلگاہ مین
رکھا گیا اوٹھ بیٹھا - بعد اسکے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کیطرف اشارہ
کرکے کہا کہ دیکھو میری آنکھ سے عبد الملک بن مروان اور حجاج بن یوسف
کیطرف کہ ان دونون کے بعد سے جہنم مین کھینچے جاتے ہین - پھر لیٹکر
مرگیا - عبارتہ کذا عن ابی معشر قال مات رجل عندنا بالمدینة
فلما وضع علی مغتسله لیغسل استوی قاعدا ثم اهوی بیده
الی عینیه فقال بصر عینی بصر عینی الی عبد الملک بن مروان
والی الحجاج بن یوسف یسحبان امعاءهما فی النار ثم عاد میتا
اخرجه ابن عساکر - اور مسور بن مخرمة بھی اسطرحکی خبر بعد موت کے
دیکر پھرا جیسا شرح الصدور مین ہے - طرہ تو یہ ہے کہ اس مسور نے
قبل ولایت عبد الملک اور حجاج کے سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری مین انتقال کیا
اور ولایت حجاج بعد ستر کے ہے - کذا فی شرح الصدور - اور ابن
عساکر کی ایک روایت مین ہے کہ ایک عورت مرچکی تھی لیکن گردن کی
دونون رگین حرکت کرتی تھین اسلئے دفن نہین کیجاتی تھی بعد اسکے
بولی کہ جعفر بن الزبیر نے کیا کیا - حالانکہ وہ مرچکا تھا اور اس عورت کو

اقربا و احبا کہاں ہیں - کہتے ہیں کہ دوست تجھکو تنہا چھوڑ کر چلے گئے ۵

عزیزان جملہ باز آیند تو تنہا اندران مانی	نہ اندیشی دران ساعت کہ در گور تن فرو آئی

سواے میرے تیرا کوئی دوست نہیں - عن یزید الرقاشی قال بلغنی ان المیت اذا وضع فی قبرہ احتوشتہ اعمالہ ثم انطقہا اللہ تعالے فقالت ایہا العبد المنفرد فی حفرتہ انقطع عنک الاخلاء والاہلون فلا انیس لک الیوم غیرنا - اخرجہ ابن ابی الدنیا عن عطاء بن یسار قال اذا وضع المیت فی لحدہ فاول شئی یاتیہ عملہ فیضرب فخذہ الشمال فیقول انا عملک فیقول این اہلی وولدی و عشیرتی وما خولنی اللہ تعالی فیقول ترکت اہلک وولدک وعشیرتک وما خولک اللہ وراء ظہرک فلا یدخل قبرک معک غیری فیقول یالیتنی اثرتک علی اہلی وولدی وعشیرتی وما خولنی اللہ اذ لا یدخل معی غیرک - کذا فی شرح الصدور

اور یہ اعمال صوم صلوۃ حج زکوۃ صدقہ فطرہ وغیرہ ذالک قبر میں میت کی حفاظت میں چاروں طرف سے احاطہ کرکے رہتے ہیں جسمیں ملائکہ عذاب کیطرف سے دخل نپاویں چنانچہ فصل ششم میں مع دلیل اسکا ذکر کرچکا ہوں خیر یہاں پر اور ایک روایت اسکی تصدیق کے لیے لاتا ہوں عن کعب الاحبار اذا وضع العبد الصالح فی قبرہ احتوشتہ اعمالہ الصالحۃ الصلوۃ والصیام والحج والجہاد والصدقۃ وتجئ ملائکۃ العذاب من قبل رجلیہ فیقول الصلوۃ لا سبیل لکم

الا اهل الصدر۔ کذا فی شرح الصدور۔ ف علما نے ضغطۂ قبر کا سبب
ہونا لکھا ہے کہ آدمی بلا خیال سوت زمین پر بڑے عجب و نخوت اور تبختر
اور تہتر و تکبر کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور زمین اسکا پا لالیتی ہے اور
کہتی ہے کہ کون سا انصاف ہے کہ بولے پھرتے تھے اور میری پیٹھ پر
زور ظلم کرتے تھے اب تو پیٹ میں آگئے کس چیز نے تمکو مغرور کر دیا
تمام باتیں جانتے ہے کہ میں فتنہ و فساد اور ظلمت و تنہائی اور کیڑے
کوڑے کا گھر ہوں۔ دیکھو میں اب تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں
کرکے اسکو ایسا دبائی ہے کہ پیٹ کی پسلیاں پیٹ کی پسلیوں میں گھس جائینگی
کی جیسا ہاتھوں کی انگلیاں تشبیک کے وقت میں ایک دوسرے میں گھس
جاتی ہیں۔ روایت کیا ترمذی اور طبرانی اور ابن ابی الدنیا اور حکیم الترمذی
اور ابو یعلی اور ابو احمد وغیرہم نے روایت کی۔ مگر مرد مومن کو کچھ
تکلیف نہ ہوگی الخ یہ حدیث مشہور ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم القبر اما روضة من رياض الجنة او حفرة من
حفر النار رواه احمد والترمذی والطبرانی۔

فصل بارہویں بیان میں حال قبر کے

جب قبر میں میت کو مدفون کرکے لوگ چلے آتے ہیں تب اعمال اسکے اُسکے
وہاں ہوتے ہیں اور میت پوچھتی ہے کہ تم کون ہو تب جواب دیتے ہیں
کہ ہم تمہارے اعمال ہیں پھر کہتی ہے کہ ہمارے اہل و عیال لڑکے بالے

کے احوال پوچھتے ہیں حتیٰ کہ گھر کی بلی تک کی خبر لیتے ہیں۔ جب میت کہتی ہے
کہ وہ میرے سے آگے مر گیا ہے تب ارواح انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھتے
ہیں کیونکہ وہ اس راستے ہیں ہمیں آیا جہنم کی راہ لی اسلئے ہم لوگوں سے
ملاقات نہ ہوئی۔ ان باتوں کی دلیل نیچے کی روایتوں سے ظاہر ہے۔
عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال ان النفس المؤمن اذا قبضت تلقتها اھل الرحمۃ من عباد اللہ
کما تلقون البشیر من اھل الدنیا فیقولون انظروا صاحبکم یستریح
فانہ فی کرب شدید ثم یسألونہ ما فعل فلان و فلانۃ
ھل تزوجت فاذا سالوہ عن الرجل قد مات قبلہ فیقول ھیہات
قد مات ذلک قبلی فیقولون انا للہ وانا الیہ راجعون ذھب
بہ الی امہ الھاویہ فبئست الام وبئست المربیہ الخ اخرجہ ابن ابی الدنیا
اور اس حدیث نیز ہی سے بھی روح کا ملاقات کرنا ثابت ہے۔ عن محمد
بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وھو یموت فقلت
اقرء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی السلام۔ اخرجہ ابن ماجہ
اور اس روایت سے بھی ثابت ہے عن ابی ھریرۃ ان المؤمن ینزل
بہ الموت ویعاین ما یعاین یود لو خرجت نفسہ واللہ یحب لقاءہ
وان المؤمن تصعد روحہ الی السماء فیاتیہ ارواح المؤمنین
یستخبرونہ عن معارفہ من اہل الدنیا۔ فاذا قال ترکت فلانا
فی الدنیا اعجبھم ذلک واذا قال ان فلانا قد مات قالوا ما جیء بہ الینا

عليه وقد اطال في القيام لله فيأتوه من قبل رأسه فيقول الصيام
لا سبيل لكم عليه وقد طال ظمأه لله في دار الدنيا فيأتوه من قبل
جسده فيقول الحج والجهاد اليكم عنه فقد انصب نفسه واتعب
بدنه وحج وجاهد لله فلا سبيل لكم عليه فيأتوه من قبل يديه
فيقول الصدقة كفوا عن صاحبي فكم من صدقة هاتين اليدين
حتى وقعت بين يدي الله تعالى ابتغاء وجهه فلا سبيل لكم عليه
فيقول هنيئا لك طبت حيا وطبت ميتا ويأتيه ملائكة الرحمة
فتفرش له فراشا من الجنة ودثارا من الجنة ويفسح له في قبره مد
بصره ويؤتى بقنديل من الجنة فيستضئ بنوره الى يوم يبعثه الله
من قبره - اخرجه ابن ابي الدنيا - اور اگر عالم ربانی ہو تو خداوند تعالے
نے اوسکے علم کو صورت بنا کے قبر میں انیس کر دیتا ہے اور وہ علم اوس سے
حشرات الارض کو رفع کرتا ہے بقول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - قال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا مات العالم صور الله
علمه في قبره يؤنسه الى يوم القيمة ويدرأ عنه هوام الارض
اخرجه الديلمي في مسند الفردوس -

اسکا ترجمہ ص میں ہے ۷۸

فصل دوازدہم در بیان ملاقات ارواح متوفا و استفسار احوال ایشان

جب مومن مرتا ہے ارواح مومنین آکر حاضر ہوتے ہیں اور اوس سے یگانہ و بیگانہ

بالحسن بن علیؓ [illegible] علیہ [illegible] فقال یا ابا محمد ما هذا

الحرج وما هو الا ان [illegible] علی [illegible] علی

و فاطمۃ و علی جدك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

حالات رقیۃ وام کلثوم [illegible]

اور [illegible] کی روایت ہے کہ ایک آدمی کا [illegible] ہوا اور

[illegible]

شکایت کی تب بولا کہ ہم [illegible] شہداء [illegible] عمر بن عبدالعزیز [illegible]

استقبال کو گئے تھے [illegible]

عبدالعزیز کا [illegible]

٩١

[illegible] دوستی کا [illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible] سے روایت ہے کہ

اگر کوئی مومن کا دوست مومن ہے اور [illegible] جنت ہوا ہے تو وہ

اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یا اللہ یا فلاں دوست [illegible]

[illegible]

[illegible] ملاقات کی [illegible]

[illegible]

[illegible] جیسا راضی ہوا تو [illegible] وہ بھی [illegible]

وقال آدم بن ایاس فی تفسیرہ انبأنا المبارک بن فضالہ عن الحسن
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا مات العبد یلقی روحہ
ارواح المؤمنین فیقولون لہ ما فعل فلان ما فعل فلان واذا
قال مات قبلی قالوا ذھب بہ الی امہ الھاویہ بئست الام و
بئست المربیۃ۔ اخرجہ البزار اور اس روایت سے ثابت ہے۔ عن
سعید بن جبیر قال اذا مات المیت استقبلہ ولدہ کما یستقبل
الغائب۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا۔ اور اس روایت سے ثابت ہے۔
عن ثابت البنانی قال بلغنا ان المیت اذا مات احتوشہ اھلہ
واقاربہ الذین قد تقدموہ من الموتی فلھو افرح بھم وھم
افرحوا بہ من المسافر اذا قدم الی اھلہ۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا۔ اور
اس روایت سے ثابت ہے عن عبیدہ بن عمیر قال ان اھل القبور
لیتوکفون المیت کما یتلقی الراکب یسالونہ فاذا سالوہ ما فعل
فلان ممن مات قبلہ فیقول الم یاتکم فیقولون انا للہ وانا الیہ راجعون
سلک بہ الی غیر طریقنا ذھب بہ الی امہ الھاویہ۔ اخرجہ ابن ابی
شیبہ فی مصنفہ۔ اور اس روایت سے ثابت ہے۔ عن عبید بن عمیر
اذا مات (تا) وفی آخرہ حتی انھم لیسالونہ عن ھرۃ البیت قال
القرطبی فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح جنود مجندۃ فما
تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف انہ ھذا التلاقی۔ کذا فی
شرح الصدور۔ اور اس روایت سے ثابت ہے قال ابو نعیم لما اشتد

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب میت مرتی ہے اوسکا فرزند اوسکا استقبال کرتا ہے جیسا غائب کو جو حال آتا ہے۔ ثابت البنانی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم کو پہنچی یہ بات کہ میت جب مرتی ہے اسکے والدین اور اقارب جو آگے مر گئے ہیں اسکو گھیر لیتے ہیں پس وہ ان سے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا مسافر سے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ تحقیق اہل قبور میت کو گھیر کر ملاقات کرتے ہیں جیسا کہ سوار کو ملاقات کرتا ہے اور سوال کرتے ہیں اس سے

شخص کو بسے تجھکو ثواب دیا جسکے باعث سے خبر دیکہ وہ کیا ہو شب اسنے
کو آگاہ کیا مؤمن اس رات کو اپنے دل سے منور کرکے دو رکعت نماز جسکی پہلی
رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون ایک بار اور دوسری
رکعت میں بعد فاتحہ کے قل ھو اللہ احد ایک بار پڑھکر اسکا ثواب اہل قبور
کو ہدیہ کیا اور اسی کی وجہ سے روشنی اور خوشی اور کشادگی وغیرہ [illegible] میں
مالک نے کہا کہ میں تب سے ہر جمعہ کو یہ دو رکعت نماز پڑھا کرتا تھا پس حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے
مالک خدا نے بشمار ان نوروں کے جو تونے ہدیہ بھیجا [illegible] بھیجا ہے مری
سے فرشتا کی اور تیرے لئے بھی ثواب دیا [illegible] فرمایا کہ تیرے لئے جنت میں گھر
[illegible] اسکا نام [illegible] اہل جنت کے مکانوں سے اعلیٰ مکان ہے [illegible]
[illegible] اسکی یہ ہے [illegible] مالک بن دینار قال دخلت المقابر لیلة
الجمعة فاذا انا بنور مشرق فیها فقلت لا اله الا الله نری ان الله
عز وجل قد غفر لاهل المقابر [illegible] هاتف یهتف من البعد وهو
یقول یا مالک بن دینار هذه هدیة المؤمنین الی اخوانهم
من اهل المقابر قلت بالذی انطقک الا اخبرتنی ما هو قال رجل
من المؤمنین قام فی هذه اللیلة فاسبغ الوضوء وصلی رکعتین
فقرأ فیهما فاتحة الکتاب وقل یا ایها الکافرون وقل هو الله
احد وقال اللهم انی قد وهبت ثوابها لاهل المقابر من المؤمنین
فادخل الله علینا الضیاء والنور والفسحة والسرور فی المشرق

۸۳

[illegible] ایک درست کو [illegible] الاخ [illegible] السما [illegible] میں آگر [illegible]

[illegible] کو یاد کرتا ہے اور کہتا [illegible]

[illegible] اسکو [illegible] اور [illegible] بلا [illegible]

[illegible] ہوئی [illegible] اسکو [illegible]

[illegible] ملا [illegible] بھیجا [illegible]

[illegible] دونوں کی روح [illegible] ایک دوسرے کو

[illegible] کذا فی شرح الصدور [illegible] اس روایت

[illegible] النبی [illegible] فلا [illegible]

[illegible] الدین [illegible] الا [illegible]

[illegible]

[illegible] مومنون [illegible] بشارت دون [illegible] آنا [illegible]

بخاری نے اپنی تاریخ میں مالک بن دینار سے روایت کی کہ مالک بن دینار

کہتا ہے [illegible] قبرستان کو گیا تھا [illegible] ایک نور چمکتا ہوا دیکھکر لا الہ

[illegible] مغفرت کی ناگاہ دور

سے [illegible] کہتا ہے کہ [illegible] ہے اون مومنوں کے

[illegible] اون کیواسطے بھیجے ہیں میں نے کہا کہ قسم ہے تجھکو اس

۸۳

فقال یا صاحب القبر هذه هدیة من اخوانک ...

کذا فی شرح الصدور - عن بعض السلف قال رأیت اخا لی فی المنام

بعد موته فقلت ایصل الیکم دعاء الاحیاء قال ای واللہ ترفرف

مثل النور ثم نلبسه - اخرجه ابن ابی الدنیا اور قرآن ... کا

نفع پہونچنا ثابت ہے اور اسپر اجماع ہو چکا - دلیل اسکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

قال بکار بن ... ان الاموات احوج الی الدعاء من الاحیاء الی الطعام

والشراب وقد نقل غیر واحد الاجماع علی ان الدعاء ینفع المیت

ودلیله من القرآن قوله تعالیٰ والذین جاؤا من بعدهم یقولون

ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان - اخرج ابن ابی الدنیا

عن سلمة بن ... قال حماد المکی خرجت لیلة الی مقابر مکة

فوضعت راسی علی قبر فنمت فرأیت اهل المقابر حلقة حلقة فقلت

قد قامت القیامة قالوا لا ولکن رجل من اخواننا قرأ قل هو اللہ احد

وجعل ثوابها لنا فنحن نقتسمه منذ سنة - اخرج القاضی ابوبکر بن

عبد الباقی الانصاری فی کتابه مشیخته عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ

علیه وآله وسلم قال من دخل المقابر فقرأ سورة یس خفف اللہ عنهم

وکان له بعدد من فیها حسنات کذا فی شرح الصدور - عن علی

مرفوعا من مر علی المقابر وقرأ قل هو اللہ احد احدی عشرة مرة

ثم وهب اجره للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات کذا فی شرح المقنع

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم

والد [illegible] قال فمالك علم انزل اقرأها في كل جمعة فرأيت النبي صلى الله
[illegible] عمر الله لك بعدد السور التي اهديته
[illegible] قال وبنى الله لك بيتا في الجنة في
[illegible] وما ابيه قال المطلع على اهل الجنة
[illegible] ہوا ہے اسکے سوا زندوں کی دعا بطور ہدیہ
[illegible] مردوں کے پاس آتی ہے - اور کہا جاتا ہے
[illegible] چنانچہ اس روایت کی
[illegible] ابن ابی طالب قال رأيت رأسه في النوم
وكل [illegible] الدعاء لها فقالت لي يا بني هذا يأتي أتانا على الطباق
[illegible] قالت هكذا دعاء المؤمنين
[illegible] اللهم جعل ذلك الدعاء على
[illegible] ثم أتى الذي دعا لمن الموتى
[illegible] اخرجه ابن ابي الدنيا - اور یوں
[illegible] کی روایتوں سے ثابت
ہوتا ہے [52] عن ابن عباس ان سعد بن عبادة توفيت امه وهو
غائب فاتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله
ان امي ماتت وانا غائب فهل ينفعها ان تصدقت عنها قال نعم
قال فاني اشهدك ان حائطي صدقة عنها - اخرجه البخاري عن [53]
[illegible] العبد لا بد الميت اتاه بها الى قبره ملك

مردے نوش ہو کر شاد ہوتے ہیں اور اگر بد ہو تو ہدایت کی دعا کرتے
ہیں عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان اعمالکم تعرض علی اقاربکم وعشائرکم من الاموات فان کان خیرا
استبشروا وان کان غیر ذلک قالوا اللہم لا تمتہم حتی تہدیہم
کما ہدیتنا اخرجہ احمد والحکیم الترمذی وابن مندہ عن جابر بن
عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
اعمالکم تعرض علی عشائرکم واقربائکم فی قبورہم فان کان
خیرا استبشروا وان کان غیر ذلک قالوا اللہم الہمہم ان یعملوا
بطاعتک اخرجہ الطیالسی فی مسندہ عن ابی ایوب قال تعرض
اعمالکم علی الموتی فان رأوا حسنا فرحوا واستبشروا وان رأوا
سوء قالوا اللہم راجع بہ اخرجہ ابن المبارک وابن ابی الدنیا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعرض الاعمال یوم
الاثنین والخمیس علی اللہ تعالیٰ وتعرض علی الانبیاء وعلی الآباء
والامہات یوم الجمعۃ فیفرحون بحسناتہم وتزداد وجوہہم
بیاضا واشراقا فاتقوا اللہ ولا تؤذوا امواتکم اخرجہ الحکیم الترمذی
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تفضحوا
امواتکم بسیئات اعمالکم فانہا تعرض علی اولیائکم من اہل القبور
اخرجہ ابن ابی الدنیا وغیرہ۔ اگر کوئی اسپر اکتفا نکرے تو ہیں اس بات
کو قرآن کی آیتوں سے خصوصا قولہ تعالیٰ وقل اعملوا فسیری اللہ

ہیں ڈرو اللہ کو اور دکھ مت دو مُردوں کو تمہارے ۱۲
۳ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلعم نے اپنے مُردوں کو
بد اعمال سے تمہارے فضیحت مت کرو کیونکہ اعمال تمہارے
پیش کئے جاتے ہیں تمہارے مردوں پر ۱۲
۴ اور کہہ عمل کر دیکھے گا اللہ تمہارے عمل کو اور رسول اور مومنین ۱۲ سورۃ توبہ

اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم
ينتفع به او ولد صالح يدعو له اخرجه البخاري والمسلم عن ابي سعيد
الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يتبع الرجل
يوم القيامة من الحسنات امثال الجبال فيقول انى لي هذا فيقال
باستغفار ولدك ۔ اخرجه البيهقي عن انس سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من اهل بيت يموت منهم ميت فيتصدقون عنه بعد
موته الا اهدى له جبرائيل على طبق من نور ثم يقف على شفير القبر
فيقول يا صاحب القبر العميق هذه هدية اهداها اليك اهلك
فاقبلها فيدخل عليه فيفرح بها ويحزن جيرانه الذين لا يهدى
اليهم شيء اخرجه الطبراني في الاوسط عن ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا
فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها ولا ينقص من اجره شيئا اخرجه الطبراني

اس طرح کی حدیثیں حدیث کی کتابوں میں بہت ہیں ۔

ترجمہ ارشادات آنحضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم و بزرگان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ زندوں کے اعمال اگر مردوں
کو پہنچیں اور ... رسول خدا ... بخش دیے جاتے ہیں ... نیکی ہو تو

اعتراض اگر کوئی کہے کہ ارواح مردونکو حاضر ناظر سمجھنا ہی وہ شرک ہے حالانکہ رسول کریم کو تو حاضر ناظر جانتے سے علماء انکا روکتے ہین حیرت ہے امت کو جواب ہان بعض نادانوں نے ایسا ہی کچھ سمجھا پھر اسپر بہت اونکو بچایا کیون نہو سمجھ تو ہے آخر اسی سمجھ نے کافر کو کافر مومن کو مومن بنا سو کو فاسق ظالم کو ظالم ولی کو ولی شیطان کو شیطان وغیرہ بنایا ۔ کہ کل ثواب و عقاب کا مدار ہی اسی سمجھ پر ہے ۔ لیکن محققین کا اور مدققین عارفین کے نزدیک یہہ شرک نہین بلکہ صورت عکس ہی کی آتی ہے کیونکہ اللہ جل شانہ کیطرف سے زندون کے احکام پہنچانے ہیں اسلیئے انکو الہام ہوتا ہے شئون مین مند بصفۃ حصول متصل ہے اور شیخ کی حدیث مین صریح رد اسکا موجود ہے ۔ ثبوت مین نہ پہونچے بلکہ فقط حکم الہی سے ثابت ہونا متحقق ہوا جب یہہ حکم خدا کا ہونا ثابت ہوا تو یہہ مامور بہ ٹھیرا ۔ اور اتیان مامور بہ کا واجب ہے ۔ نہ شرک ہے بلکہ عدم اتیان بالانکار موجب کفر کا ہے ۔ سواے اسکے مردونکا کلام کرنا ہی جیسے فصل ہشتم مین ثابت کیا ۔ اور ملاقات کرنا اور استفسار کرنا فصل دوازدہم مین لکھا جب امت زندہ کا حال امت مردہ کو معلوم ہونا ۔ اور مردہ کا کلام کرنا اور ارواح کا ملاقات کرنا ثابت ہوا تب رسول کریم کو امت کا حال معلوم ہونیکا کیا پوچھنا ۔ اگر اسپر بھی اکتفا نکرو تو صریح روایتین اور سنو ۔ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عملکم و رسولہ والمؤمنون سے استنباط کر سکتا ہوں کہ لفظ
سیرےٰ ا پر دال ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہ درود
شریف کا پیش ہونا تو مسلم الثبوت ہے کہ سیکڑون روایتون سے ثابت
ہے۔ اونمین سے بعض یہہ ہے۔ عن اوس ابن اوس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فان
صلوتکم معروضۃ علی قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلوتنا
علیک وقد رمت یعنی بلیت فقال ان اللہ حرم علی الارض
اجساد الانبیاء۔ اخرجہ ابوداود وغیرہ کذا فی مشکوۃ۔ عن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان احدا لن یصلی
علی الا عرض علی صلوتہ حین یفرغ منہا قلت وبعد الموت قال
وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔
اخرجہ ابن ماجہ ایضا فی مشکوۃ نتیجہ جب احادیث مذکورین و روایات
مزبورین سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ زندون کے اعمال اللہ و رسول
و آبا و اجداد و اقربا موتی پر پیش کیے جاتے ہین اور مردے اعمال
صالحہ سے زندون کے خوش ہوتے ہیں۔ اور اعمال سیئہ سے رنجیدہ
تب زندونکو سوائے نیکی کے کوئی بدی نکرنا چاہیئے تاکہ اونکے باس
منفعل نہوویں نہ مردے زندون کے اعمال سے رنجیدہ ہوویں کیونکہ
اس بات سے کہ مردے مثل زندون کے ہین اور زندہ مربیون سے
[illegible] یا اگرستاد [illegible] وغیرہ لکھ مین شرماتے ہین ویسا مردون سے بھی شرمانا چاہیے

اوسی کیفیت کے ساتھ ارواح موتی کو حاضر جاننا شرک اور ثابت ہوا بلکہ ہر
جا جاننا واجب ٹھیرا علاوہ برادر نیچے کی ان حدیثوں سے بھی ارواح کو
دستیابی خود سیر کرنا ثابت ہے۔ عن مالک بن انس قال بلغنی ان
ارواح المؤمنین مرسلة تذهب حیث شاءت اخرجہ ابن ابی الدنیا
عن سلمان قال ان ارواح المؤمنین فی برزخ من الارض تذهب
حیث شاءت ونفس الکافر فی سجین۔ اخرجہ ابن المبارک فی زہد و ابلیس
الترمذی فی نوادر الاصول وغیرہم۔ جب سیر کرنا ثابت ہوا تو حاضر ہونا غیر ممکن
کہاں سے غیر محقق ہوا اور خدا اور رسول کے حکم کے موافق عمل کرنے میں
شرک کیوں لازم آویگا خذ هذا فانه احق الحق وابق واسمع الحقائق
91 اگر اسپر بھی اکتفا نکرو تو جنوں کے تصرفات پر خیال تو کرو کہ اونکو خدا نے کیسی
قدرت دی۔ جب خدا نے جن کو اتنی قدرت دی تو کیا روح کو حضور کی
قدرت نہیں دے سکتا۔ کیا اوسکی قدرت کسی میں منحصر ہوگئی ہے کہ روح میں
نہ پائی جائے اگر اسپر بھی اکتفا نکرو تو اور دیکھو کہ خداوند تعالیٰ نے ایک
مٹھی راکھ یعنی بارود کو (جو وہ بھی لوگوں کا ساختہ ہے) ایسی قدرت دی
کہ ایک پل میں اتنے بڑے گولے کو کوسوں پر سے اڑا لیجا کر بڑے بڑے
قلعوں اور پہاڑوں کو مثل روئی کے ریزہ ریزہ کر سکتی ہے۔ تو
کیا اس روح کو جو عشق خدا کی آگ میں جل بھن کے راکھ ہو کر فانی اللہ
ہوگئی ہے ایسی قدرت نہیں دے سکتا ہے جو سد جسمانیات و حصار عنصریات کو توڑ کر
عالم ارواح کی سیر کرے۔ کیا ایسا نہیں حالانکہ مضمون لطف فیہ من الروح

ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغوني من امتي السلام
رواه النسائي والدارمي كذا في المشكوة - وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما من احد يسلم علي الارد
الله علي روحي حتى ارد عليه السلام - رواه ابو داؤد والبيهقي
كذا في المشكوة - وايضا فيه قال سمعت رسول الله (تا) وصلوا علي
فان صلوتكم تبلغني حيث كنتم رواه النسائي كذا في المشكوة - وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من
صلى علي عند قبري سمعته ومن صلى علي نائيا ابلغته - رواه البيهقي
في شعب الايمان كذا في المشكوة پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
جیسے ان کیفیتون کے ساتھ حاضر ناظر جانا اوسکو علما کا کافر بولنا بہت ہی
زیادتی ہے - بلکہ اس رحمت ایزدی کی کیفیت کے علم سے محروم رہا ثابت ہے

کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند		ہمانا کزین توتیا غافل اند	

نے تے بلکہ علما ظاہر بینون کا علوم ظاہری کے تکیہ پر خدا کی صنعت بیچونی
اور رحمت گوناگونی کا انکار کرنا ہے - اسلئے اسمین العلم حجاب الاکبر مثل مشہور ہے کیونکہ
اکثر یہہ علوم ظاہری مانع علوم معرفت الٰہی کے ہوجاتے ہین - اگر اسپر بھی اکتفا
نکرو تو اور سنو دیکھو کہ سجدہ غیر خدا بالاتفاق منہی عنہ ہے لیکن جب خدا
نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لئے ملائکہ پر حکم فرمایا - تب وہ سجدہ باوجود
منہی عنہ ہونیکے بھی واجب ہوگیا - اسلئے تارک سجدہ ابلیس کا کافر بننا ثابت
ہوا - اسیطرح جب حکم خدا سے ارواح موتی کا حاضر ہونا ثابت ہے - تب

روایت کرتے ہین حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے نہیں کوئی سلام بھیجتا مجھپر مگر ڈالدی جاتی ہے میری روح یہانتک کہ میں اسکا سلام کا جواب دیتا ہون ۱۲ - مشکوۃ میں ہے یہہ حدیث کہ درود بھیجو مجھپر کیونکہ درود تمہارا پہونچتا ہے مجھکو جہان کہیں تم ہو ۱۲ مشکوۃ

90

اقوال پڑھ [illegible] کہ اگر [illegible] رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافر بولتے [illegible] اگرچہ [illegible] علماء سے

ظاہر بینوں کا یہ اعتراض [illegible] اسی طرح ہے کہ

جنہوں نے رسول خدا صلعم کی رسالت میں یہ اعتراض کیا کہ عرب میں تو

انبیاء نہیں آئے اگر محمد نبی ہوتا تو ہمارے نبی اسرائیل میں سے ہوتا جسکا قصہ

ہمارے [illegible] قال الیہود للمسلمین نحن اهل الکتاب الاول

وقبلتنا اقدم ولم تکن الانبیاء من العرب ولو کان محمد نبیا لکان منا

فنزل [illegible] قل اتحاجوننا فی اللہ ان اصطفی نبیا من العرب

وهو [illegible] اور [illegible] قولہ ان یصطفی من عبادہ من یشاء [illegible]

کہتا ہے کہ وہ یہود اپنی جہالت و غباوت سے یہ نہ سمجھا کہ نبی بنانا فعل خدا

کا ہے جو خدا بنی اسرائیل سے نبی بنا سکا کیا وہ خدا قریش سے نبی نہ بنا سکیں

گے [illegible] اعتراض کرنا قادر مطلق کی قدرت پر اعتراض کرنا ہے اور قادر

مطلق کی قدرت پر اعتراض کرنا ایمان سے ہاتھ دھو کر کفر کا لباس پہننا ہے

العیاذ باللہ اسیطرح [illegible] کی خدا دادی تصرفات پر اعتراض کرنا قادر

مطلق کی قدرت کاملہ کا انکار کرنا ہے۔ اسپر کیا موقوف ہے بلکہ بہتیرے

مشرکون نے اپنی عقل و راے کاسد کے مطابق بہتیرے اعتراضات کیے

چنانچہ خدا نے انکا جواب دیا۔ بعض اون میں سے یہ ہے ۔ قولہ تعالیٰ

قال من یحیی العظام وهی رمیم [illegible] مشرک نے رسول خدا صلعم سے کہا

کہ بوسیدہ ہڈی کو کون زندہ کر سکتا ہے خدا نے اسکے جواب میں قل یحییها الذی

۹۳

اور تمہارا راست [illegible] اسکو [illegible] وہ پروردگار ہمارا [illegible] کہ تمکو اپنے بندوں سے چاہے بنالیوے [illegible] مضمون میں ہے [illegible] اسکا یہی مضمون میں ہے

[illegible] کا دہی ہے فقط ابتلاً بطور پرندہ قفس عنصری مین آکر محبوس ہوگئی
[illegible] اگر اس حصار جسمی کو ذکر کی ریاضت اور فکر کی سیاحت سے توڑکر
[illegible] استیانہ کیطرف پرواز کرنا اور عالم مذکور کی سیر کرکے پہر قفس
[illegible] مراجعت کرکے سیر کا بیان کرنا کونسا مشکل ہے ؎

[illegible]	روح تو تن شود چو بگسلی پروری

[illegible] نفس مین گرفتار ہو۔ اسکو روحانیون کے ساتھ پرواز
[illegible] ؎

[illegible]	کے بہوائے عالم روحانیان پری

[illegible] جو مشرب ہے اسکا حال وہی جانے۔ پہر پاسے غیر مشرب سے اس
[illegible] کہ گوش سنتا ہے اور دیکھو
[illegible] دیوان و تحریر [illegible] مین شایع کرکے آثار [illegible]
[illegible] گردش و ساعت وغیرہا کی کیفیتین ظاہر کہین —
[illegible] سمجہکر تصدیق قلبی و وثوق دلی کرتے ہین۔ اسیطرح سے
ولی کامل عابد عامل نے بہی ذکر روحانی فکر وجدانی کے دوربین بناکر
عالم ارواح کی کیفیتین ظاہر کردکہائین پہر ہم انکا کیون نہ یقین کرتے ہو۔ اگر اسپر
[illegible] بقولہ و من آتاتیا
[illegible] آپ [illegible] اتنی قدرت
[illegible] کیا کرتے ہین پہر احوال
[illegible] لوگ عملا ظاہر بینون کے

۹۲

اگر سچ پوچہو تو یہہ ایسی معرفت کیش تقریرین او حقیقت اندیش تحریرین ہین
کہ اگر کافر بہی سمجہے تو مومن ہے ؎

آن کہ باشد کہ نہ بند و کمر طاعت او	جائے آنست کہ کافر بکشاید زنار

اگرچہ بظاہر اس باب مین ہم نے بہت کچہہ لکہا الا فی الحقیقت ہنوز ... لکہا
گرچہ بسیار بگفتیم درین باب سخن	اندکے بیش نگفتیم ہنوز از بسیار

خاتمہ در بیان روح

جب یہودون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو روح کی ماہیت سے سوال کیا تب یہہ آیت یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا نازل ہوئی سبب ہی سے لوگون کی طرف سے اسمین بحث ہونے لگی۔ بحث اول در بیان گفتگو و عدم گفتگو بماہ روح کسی فرقہ نے کہا کہ اسمین گفتگو کرنا نہ چاہیے کہ یہہ اسرار الٰہی مین سے ہے خدا نے کسیکو انکا علم نہین دیا جیسا ہم نے آگے بیان کیا یہہ ہی مذہب مختار ہے۔ اسلئے عکرمہ سے یہہ روایت مشہور ہوا ہے عن عکرمۃ قال سئل ابن عباس عن الروح قال الروح من امر ربی لا تسئلوا عن ہذہ المسئلۃ فلا تزیدوا علیہا قولوا کما قال اللہ وعلم نبیہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ اخرجہ ابن ابی حاتم و ابن جریر ~~نحوہ~~ ابو عبید و ابو القاسم السعدی۔ و ابن بطال۔ اور قرطبی وغیرہم کا قول بہی یہہ ہے کیونکہ ادراک ماہیت روح کا قبضۂ اقتدار بشریت سے

کرو اس ... نہ زیادہ کرو اور اسکے کہو جیسا کہا اللہ نے اور تعلیم کیا رسول نے اور نہین دیے گئے تم علم مگر تہوڑا

ایحسب الانسان [illegible] کیا یعنی کیا [illegible] پیدا کیا وہی زندہ کریگا

[illegible] نادان [illegible] کیا تم پہلے مضمون والله [illegible] من

منی [illegible] پھر کیا مضمون الم یک نطفة من منی یمنی نطفہ تھے

پہلے مضمون [illegible] ثم کان علقة خون بستہ تھے پھر کیا مضمون فخلقنا العلقة

[illegible] خدا نے [illegible] علقہ کو مضغہ گوشت بنایا پھر کیا مضمون فخلقنا المضغة

[illegible] مضغہ گوشت کو ہڈی بنایا پھر کیا مضمون فخلق فسوّی

خدا [illegible] برابر کیا پھر کیا مضمون [illegible]

خدا [illegible] ثم انشاناه خلقا آخر خدا نے

[illegible] مستقل نہیں پیدا کیا جیسا [illegible] کا پھر کیا مضمون الیس

ذلک [illegible] علی ان یحیی الموتی [illegible] مردے کو زندہ کرنے پر قادر نہیں -

ہاں [illegible] خداوند تعالے ہر چیز پر قادر ہے [illegible] قولہ تعالی ان الله علی

کل شیء قدیر [illegible] اسپر دال ہے - اور بعض اور [illegible] قولہ تعالی ویقول الانسان

ءاذا ما مت لسوف اخرج حیا اولا یذکر الانسان انا خلقناه

من قبل ولم یک شیئا یعنی آدمی کہتا ہے کہ [illegible] جب مرجاؤنگا پھر کیا زندہ

ہوکر نکالا جاؤنگا - خدا نے اسکے جواب میں کہا کہ آدمی نہیں یاد کرتا ہے اس

[illegible] پیدا کیا اسکو قبل [illegible] نابود تھا اور بعض [illegible]

[illegible] قولہ تعالی ءاذا متنا وکنا ترابا ذلک رجع بعید یعنی جب ہم

مر جاوینگے [illegible] خدا نے اسکو جواب

سورہ ق [illegible] ساتھ [illegible] دیکھو -

[illegible] کیا نہیں [illegible] قادر اور زندہ کرنے [illegible] اور کہتا [illegible] یاد کرتا ہے انسان [illegible] پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس [illegible] سورہ مریم

۹۳

[illegible] سبحان [illegible] واللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مخلوق و [illegible]

[illegible] کہ ایک کلمہ

[illegible] کا ہے [illegible] در بیان بقا و فنا کے

[illegible] بدن کے بھی باقی

[illegible] آلنۃ الموت [illegible] کو نفس

[illegible] اسکے بعد

[illegible] کہا کہ [illegible] قولہ تعالیٰ

[illegible] فنا ہونا ثابت ہے فقیر کہتا ہے [illegible] اللہ

[illegible] نفس کو [illegible] لیتا ہے اکثر نفس کو نیند میں اٹھا اور چھوڑ دیتا ہے روح کو تاکہ پیٹ میں انکا [illegible] اگر ارادہ کرے قبض کو قبض کرتا ہے روح اور اگر اسکی موت کی دیری ہے تو پھر دیتا ہے نفس کو اسکے بدن میں جو بیٹھا ہے ۱۲

خفات ہے۔ ایک فرقہ نے ان میں توقف کیا [illegible] اس [illegible] الروح

[illegible] ایسا ایک جسم لطیف [illegible]

[illegible] مل کے ساتھ لپٹا ہوا ہے۔ مبحث دوم در بیان

واقفیت و عدم واقفیت بودن رسول بر ماہیت روح

ایک فرقہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی روح

کی ماہیت سے واقفیت نہ تھی اسپر ان سب کی روایت کی دلیل لاتے ہیں

عن [illegible] ان [illegible] اللہ علیہ و آلہ وسلم وما

نعلم الروح۔ اخرجہ [illegible] فی تفسیرہ۔ ایک فرقہ نے کہا کہ ہاں واقفیت

تھی لیکن [illegible] اسباب کی اس کے ظاہر کرنے میں ممانعت تھی

[illegible] مبحث سوم ایک فرقہ نے کہا کہ

روح کی [illegible] نہیں کیونکہ قرآن اور حدیث اور اجماع

[illegible] اور مقبوض ہونا آنا جانا کھانا پینا بولنا

سننا [illegible] صفات جسمیہ سے ہیں کہ عرض

[illegible] کہ قیام عارض بالعارض لازم آتا

ہے [illegible] ایک فرقہ نے روح کو عرض کہا مبحث چہارم در بیان

متحد و متفرق شدن نفس و روح کسی نے کہا کہ نفس اور روح

ایک ہے [illegible] قولہ تعالیٰ یا ایتہا النفس المطمئنۃ الخ و قولہ تعالیٰ و نہی النفس

عن الھوی الخ اور [illegible] میں [illegible]

اس سے اتحاد ثابت ہے۔ کسی نے کہا کہ روح [illegible]

[illegible] اس [illegible] مشہور [illegible] اور [illegible] ماہیت روح کی [illegible] [illegible] اور [illegible] اور [illegible] 94

ہے ۔ اس مضمون کو ثابت شدہ اور ردّ قطعی [illegible]

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام

علی رسولہ الخاتم المرسلین ۔ وعلی آلہ الطیبین ۔ واصحابہ

الطاہرین ۔ [illegible] والمہاجرین والانصار [illegible]

[illegible]

اعلان

چونکہ [illegible] کتاب کا حصول ۔ [illegible]

میں [illegible] ۔ [illegible] اسکی [illegible]

ہے یعنی [illegible] الذی [illegible] الا [illegible]

بمضمون [illegible] الکذب [illegible] مصنف کے اس [illegible] حصول الکتب

انشاء اللہ [illegible] بلا عذر وقصور کتاب مذکور اکی خدمت میں پہنچیگی

اور اسکی [illegible] جسمانی وروحانی ملیگی ۔ اور اسکی عمل

سے سعادت دارین و [illegible] آخرت کونین نصیب ہوگی ۔ کہ اس سے عرفان خدا

کا حصول [illegible] ہے ۔ اور [illegible] اسکا ہر قوم ہندو مسلمان یہود و نصاریٰ

کو [illegible] مالیس [illegible] جمعہ کو دو رکعت نماز

[illegible] قل یا ایہا الکافرون [illegible] دوسری

رکعت میں [illegible] اور نفل [illegible] درود شریف پڑھنا ہے ۔

پڑھ [illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارواح پر بخشنا ۔

[illegible] فرقہ کا صحیح نہیں کیونکہ اس فنا سے فنا سے دنیا وی مراد ہے
نہ فنا سے [illegible] وی کیونکہ لفظ علیہا اسپر دال ہے ورنہ قران کی اکثر
جگہون مین جو ہم فیہا خالدون ۔ اور خالدین فیہا ابدا
اور [illegible] وانتم فیہا خالدون ۔ اور اولئک
اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون ۔ مذکور ہین انکے کیا معنی ہونگے
[illegible] نے بہت کچھ کہا لیکن کل کہنا
[illegible] کے مقابلہ مین [illegible] ہے
[illegible] کا انفصال ہے [illegible]
[illegible] تو نہ ہو [illegible]
[illegible] کیا [illegible] قصور
[illegible]
فرشتہ [illegible]
کے [illegible] دونون [illegible] مین داخل ہوگئے [illegible]
[illegible] مین یہان بہت [illegible] دیکھتا ہون لیکن [illegible] سے ہون [illegible]
تو نہین سکتا ہون ۔ [illegible] سوار ہوکر [illegible]
تو [illegible] ان دونون مین کون ظالم
ٹھیرا [illegible] نے کہا کہ دونون ظالم ٹھیرے تب فرشتہ
نے کہا کہ [illegible] تم دونون [illegible] ظالم ٹھیرے یعنی [illegible]
سوچ کا مرکوب اور [illegible] کا ایک [illegible] دونون انسان فعل مین [illegible]

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۸	الاجمیدون	الالجمیدوں	۵۱	۱	محصر	مختصر
۹	۱۱	[illegible]	ما قال	۵۲	۲	حصراته	حبرانه
۱۹	۱	دائمه	دائمةٌ	۶۵	۸	سنکر	سن لو
۲۰		الماله	المال	۶۶	۷	حنگ	جنگ
۲۱ حاشیہ	۵	لوشتہ کرے	لوشتہ کرلے	۶۶	۱۴	للن	لکن
۲۲	۲	سدفکم اللہ	رزقکم اللہ	۶۶	۱۵	واحیاء	احیاء
۲۲	۳	التخذوا	اتّحدوا	۷۲	۱	رمان	زمان
۲۳	۱۸	درربان	درورمان	۷۲	۲	×	الجبلی
۲۴	۱۱	فاذکرالی	فاذکرونی	۷۲	۳	ربات	وکاس
۲۴	۱۲	القارب	القلوب	۷۲	۱۳	لوشا	لوثرا
۲۵	۱۰	سروا	تبروا	۷۲	۱۴	لوثا	لوثرا
۲۶	۳	عبدہ	عبیدہ	۸۲	۱۰	+	اسپروال ہے؟
۳	۶	لراذدد	کیف لم اددد	۸۴	۱۸	صدته	صدقة
۳۰	۱۹	مرفع	مرفہ	۸۵	۱	عالک	علیک
۳۳	۱۲	عدد	عدیدا	۸۶	۱۴	یازدہم	پانزدہم
۳۳	۱۸	ثرت	ثروت	۸۷	۱۲	الھم	اللھم
۳۴	۱۹	امام	اما	۸۷	۸	اقرباتکم	اقربائکم
۴۱	۱۶	وحہ	لوجہ	۸۷	۸	الھم	اللھم
[illegible]	۱۸	الصحاری	الصحاری	۹۰	۷	صحیح	[illegible]
[illegible]	۱۴	قاقیل	قابیل	۹۸	۱۶	سوارکر	سوارہوکر

شرط دوم [illegible] ہر کسی کو شرط اول کی تعمیل [illegible]

[illegible] شرط سوم [illegible]

اگر کوئی گوشہ نشین مسکین میسر نہ ہووے تو اس قدر زر خیرات کو مستحقوں کے

پاس بھیج دیوے تاکہ وہ خود کتاب کو [illegible] کہ [illegible]

ہے شرط چہارم - کل کتاب کو بغور و تامل مطالعہ کرنے کا اقرار [illegible]

